رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸ رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۲۹۸

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا مشہور و معروف اخبار جسکو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا ایک بازو قرار دیا

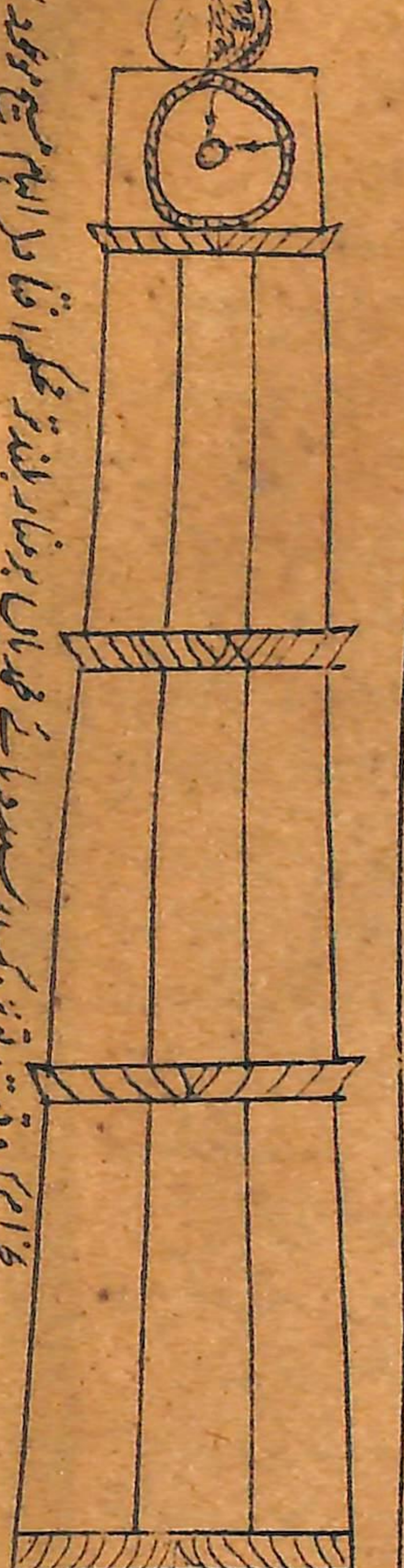

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد (الہام مسیح موعود)

الحکم

THE AL.HAKAM.QADIAN

قادیان

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ماہوار ایڈیشن

دورِ جدید

بیا در بزم مستاں تا ببینی عالمے دیگر ٭ بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر اعلیٰ:۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی ٭ مدیر مسئول، شیخ محمود احمد عرفانی مجاہد مصری

چندہ سالانہ
حکومت اور والیانِ ریاست سے ۱۰ر
امرا اور رؤسا سے ۵ر
عوام سے صمہ ۳ر
ممالک غیر سے ۶/۱۲ ر

مدینۃ المسیح

قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷ ر ۱۴ ر ۲۱ ر ۲۸ ر تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

قیمت فی پرچہ
۲ ر

جلد ۳۹ | ۲ ر ذیقعدہ سنہ ۱۳۵ھ مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء یوم سہ شنبہ | نمبر ۳

حضور ملک معظم قیصر ہند کا انتقال پُر ملال

ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود
وآنکہ پاینده و باقیست خدا خواہد بود

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام

۲۱ جنوری سنہ ۳۶ء کو بعد دوپہر تمام برطانوی مقبوضات اور ہندوستان میں تار برقی کی اس خبر نے تہلکہ مچا دیا۔ کہ حضور ملک معظم جارج خامس شاہنشاہ ہند اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ حضور ملک معظم اس وقت تمام دنیا کے بادشاہوں میں سے ایک عظیم المرتبہ انسان تھے۔

۷ رمئی سنہ ۱۹۱۰ء کو آپ اپنے والد محترم کنگ ایڈورڈ کی وفات پر بادشاہ بنائے گئے۔ اس وقت سے لیکر ۲۱ ر جنوری سنہ ۱۹۳۶ء تک ۲۵ سال ۹ ماہ کے عرصہ میں دنیائے ملوکیت میں عجیب عجیب ابتلاء آئے۔ قیصر جرمنی معزول ہوا۔ شاہ آسٹریا مر گیا۔ زارِ روس قتل ہوا۔ ایک شاہ ٹرکی تخت سے بھاگ کر مر گیا۔ دوسرا معزول ہوا۔ شاہ ایران بھاگ گیا۔ اور پھر مر گیا البانیہ میں انقلاب ہوا۔ افغانستان کی کایا پلٹ گئی۔ جنگ عظیم نے دنیا کا نقشہ بدل دیا۔ خدیو مصر معزول ہوا۔ شاہ حجاز اول ملک بدر ہوکر مر گیا۔ شاہ حجاز ثانی دست بردار سلطنت ہوکر مر گیا۔ عراق میں جدید سلطنت قائم ہوگئی۔ اور شاہ اول بادشاہت کے دن پورے کرکے مر گیا۔ نجد کا بادشاہ حجاز پر مسلط ہوا۔ یہود جرمن سے نکالے گئے۔ اور فلسطین میں آباد کئے گئے۔ مشرق اردن پر جدید سلطنت قائم ہوگئی۔ شام سے ترکی حکومت مٹ کر عربی ہاشمی حکومت قائم ہوئی۔ پھر وہ بھی مٹ کر فرانسیسی حکومت قائم ہوگئی۔ پھر تیسرے دور میں ملک میں کئی جمہوری حکومتیں قائم ہوگئیں۔ اور شام الگ سلطنتوں میں تقسیم ہوگیا۔ ترکستان چینی کا نقشہ بدل گیا۔ چین پر جاپانی سیادت غالب آگئی۔ الغرض دنیا کا نقشہ گذشتہ پچیس سال میں بالکل بدل گیا۔

بہت سے بادشاہ تختوں سے معزول ہوئے اور انکی جگہ جمہوریتیں قائم ہوگئیں۔ اور بہت سے مر گئے۔ اور ان کی جگہ نئے بادشاہ بیٹھ گئے اور اور بہت سے معزول ہوگئے۔ اور ان کو اپنے ملکوں سے بھاگنا پڑا۔ ان سارے انقلابات کو ملک معظم کی آنکھوں نے دیکھا۔ مگر ان کا ستارہ

اگلے ماہوار ایڈیشن کا ابھی سے انتظار کریں

چمکتا رہا۔ خدا تعالیٰ نے انکو جنگوں میں فتح دی۔ اور موت کے منہ سے نکال نکال لیا۔ ہندوستان میں لمبے ایجی ٹیشن کے باوجود اہلِ ہند کے دلوں میں آپ کی عزت کو برقرار رکھا۔

الغرض آپ کی ذات دنیا کے بادشاہوں اور ملوک میں ایسی نمایاں تھی۔ کہ جسکی مثال نہیں ملتی۔ ساری دنیا کا نقشہ بدل جانے کے باوجود وہ اسی حالت میں نظر آتی رہی۔ جرمنی اسٹریا اٹلی اور روس کی تحریکوں نے ساری دنیا کو گھیر لیا دنیا بادشاہت سے نفرت کرنے لگی۔ مگر ملک معظم کی خوبیاں اس قدر تھیں کہ انگلستان کی پبلک کے دل اس قسم کی تحریکوں سے محفوظ رہے بلکہ جب جب دنیا میں بادشاہوں کے خلاف ایجی ٹیشن کے طوفان اٹھے۔ تو دنیا نے ان طوفانی موجوں کے شور میں سے ایک اور شور کو بلند ہوتے ہوئے سُنا۔ جو

گاڈ سیو دی کنگ

کا پر کیف و پر وجد نغمہ تھا۔

حضور ملک معظم کے زمانہ میں جس طرف انگریزی قواد نے اپنے بیڑے بڑھائے انکو فتح نصیب ہوئی۔ یہی نہیں بلکہ اقوام عالم میں وہ مقام حاصل کیا۔ کہ ہر قوم کی سیاست انگلستان کی سیاست سے وابستہ ہوگئی۔ مدبرانِ سیاست برطانیہ نے آپ کے زمانہ میں ایسی داغ بیل رکھی۔ جو کسی انگریز بادشاہ کے زمانے میں نہیں رکھی گئی۔ ان خوبیوں کے مالک بادشاہ کی موت انگریزی قوم کے لئے کوئی صدمہ آسان نہیں۔

ہندوستان اور ہندوستانیوں کے لئے بھی آپ کا وجود بہت بڑی برکات کا موجب تھا۔ آپ کے زمانہ میں ہندوستان سیلف .... گورنمنٹ کی ابتدائی منزلیں طے کرنے کے قابل ہوگیا تھا۔ آپ نے زمانہ میں اگرچہ فتنے پیدا ہوئے۔ مگر سب کے سب خدا تعالےٰ کے فضل سے مٹ کر رہ گئے برخلاف اس کے حکومت برطانیہ آپ کے زمانہ میں دیگر سلطنتوں کے مقابلہ میں پر امن اور بابرکت رہی۔ اس لئے کون انسان ہوگا جو ایسے محسن بادشاہ کی موت پر اظہار رنج و غم نہ کرے گا۔

ہماری جماعت جو ہمیشہ تاج برطانیہ کی وفادار رہی ہے۔ اور جسکی تعلیم میں ملک معظم کی وفاداری کو بطور جزو لاینفک کے رکھا گیا اس پُر رنج و ملال خبر پر سخت افسوس اور رنج کا اظہار کرتی ہے۔ اور میں اپنی اور اپنے تمام قارئین کی طرف سے اس تعزیت نامہ کے ذریعے تمام شاہی خاندان کے ممبروں اور جنابہ ملکہ معظمہ کے پاس اظہارِ تعزیت کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اس خاندان کو اپنے فضل و کرم کے نیچے رکھے اور جدید بادشاہ کو اور تمام خاندان شاہی کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔ اس عظیم الشان وجود کی موت نے دنیا کو ایک سبق دیا ہے۔ اگرچہ یہ سبق بارہا دیا جاچکا ہے مگر دنیا اسے بھولتی رہتی ہے۔ اور وہ یہ کہ وہ انسان جس کے بیڑے۔ ہوا۔ زمین اور پانی پر منڈلاتی ہیں۔ اور جس کے لشکروں سے دنیا کی قوتیں ڈرتی اور ہیبت کھاتی ہیں۔ اور جس کے آدمی ساری دنیا کے کناروں تک پھیلے ہوئے ہیں جو مدبروں۔ جرنیلوں۔ سیاست دانوں بادشاہوں۔ سائنس دانوں پر حکومت کرتا تھا اور جس کی سلطنت پر خدا کا سورج کبھی غروب نہیں ہوتا تھا۔ اس کی ساری قوتوں اور فوجوں سے اس کے بیڑوں اور جہازوں سے پھر انکی اس کے موجدوں اور سائنس دانوں سے اور پھر اس کے سیاست دانوں اور مدبروں سے موت کا فرشتہ اس شاہنشاہ کو چھین کرلے گیا۔ اور اب اسے کوئی واپس نہیں لاسکتا۔

انگلستان کا ہوائی بیڑا اور انگلستان کا جنگی بیڑا۔ بڑے بڑے ڈریڈناٹ اور بڑی بڑی توپیں تمام سلطنت کے افراد اب بادشاہ کو واپس نہیں لا سکتے۔ یہ کیوں؟

اس لئے کہ خدا کا نوشتہ پورا ہو۔ کل من علیھا فان۔ ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ساری روئے زمین کا بادشاہ ہو کر بھی انسان انسان ہی رہتا ہے۔ اور موت کا پیالہ اسے پینا پڑتا ہے۔ اور خدا کی ذات کے سوا زندگی کسی کے لئے زیب نہیں۔ پس ہر انسان کو اس دن کو یاد کرکے عبرت حاصل کرنی چاہیئے۔

برطانیہ قوم کو ملک معظم کی وفات سے جو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہم اسکا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ ملک ہندوستان عموماً اور جماعت احمدیہ خصوصاً اس رنج میں پورے طور پر اس صدمہ میں تاج برطانیہ کے ساتھ شریک ہے۔ آخر میں پھر دعا کرتا ہوں۔ ک۔ ح

اللہ تعالیٰ تمام افراد شاہی کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ مرزا محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم

باغِ جنت کا ہمیں وارث بنائے الحکم

(از قلم چوہدری محمد علی خاں صاحب اشرف ہیڈ ماسٹر بیرم پور ضلع ہوشیارپور)

کیا مسرت خیز ہے یارو فضائے الحکم
صد ہا رنگوں سے مزیّن ہے قبائے الحکم

چارسو عالم منور ہو گیا اس نُور سے!
جس طرف دیکھیں ہے پھیلی اب ضیائے الحکم

قدر و قیمت انکو ہے معلوم اس الحکم کی
جن تلک پونچی ہے دلکش اب صدائے الحکم

ہو گیا دل سے فدا جس نے ہے دیکھا ایکبار
قادیانی پیکرِ فرخ لقائے الحکم

ہو رہی اکناف عالم واقفِ اسرار ہیں
گڑ گیا جس جا بھی عالم میں لوائے الحکم

جلوے کیا کیا ہے دکھاتا چارسُو عالم میں یہ
نقدِ جاں کر دو نچھاور تم برائے الحکم

جام بھر بھر پی لو یارو تم مئے عرفان کے
شوقِ سے دل کھول کر جب ہے پلائے الحکم

بابِ رحمت وا ہے داخل ہو جاؤ الوان میں
باغِ جنت کا ہمیں وارث بنائے الحکم

ہو گئے دل صاف سینے بھی منور ہو گئے
ایسی مرہم دل کے زخموں پر لگائے الحکم

دل لبھاتا ہے سُنا کر کیا صحابہؓ کے احوال
اپنے مولا کی حدثیں بھی سُنائے الحکم

تم اگر بیڑا اٹھا لو ہر قسم کے بوجھ کا!!
ہر جگہ میدان میں پھر فتح پائے الحکم

گر کرو کوشش عزیزو! تم اشاعت کیلئے
ہو جائیں مضبوط بیشک دست و پائے الحکم

پھر یقیناً ہو گا بیڑا پار اپنی قوم کا!!!
بے فکر گر زر سے ہووے ناخدائے الحکم

اسکی ہمت اور جرأت پر ہمیں بھی فخر ہو
جب تمہارے ناز سارے یہ اٹھائے الحکم

ہے ادب سے التجا میری اے اشرف قوم سے
جس طرح بن آئے اس سے۔ ہو فدائے الحکم

سیرت المہدی کا ایک ورق

ٹھیکہ دار اللہ یار صاحب کی روایات

ٹھیکہ دار اللہ یار صاحب میاں **محمد اکبر صاحب بٹالوی** مرحوم و مغفور کے بھائی ہیں۔ اور آجتک خدا کے فضل سے زندہ موجود ہیں۔ اور قادیان میں اپنا کاروبار کرتے ہیں میاں محمد اکبر صاحب پرانے اور مخلص صحابیوں میں سے تھے۔ ٹھیکیدار اللہ یار صاحب بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ قادیان میں ہماری رشتہ داری تھی۔ اس رشتہ داری کی وجہ سے ہماری یہاں آمدورفت تھی۔ اور یہ آمدورفت حضور کے دعوےٰ سے بھی قبل سے تھی۔ اسی وجہ سے ہم کو حضور کے حالات زندگی ابتدائے سے معلوم تھے۔ چونکہ محمد اکبر مرحوم حضور کے مخلص خادموں میں سے تھے۔ اس لئے جب کبھی میں حاضر ہوتا تو حضور محمد اکبر کا ذکر فرماتے۔ اور فرماتے کہ کیا آپ محمد اکبر کے حقیقی بھائی ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور کے دل میں محمد اکبر مرحوم کی کس قدر عزت تھی۔ الغرض ٹھیکیدار اللہ یار حضور کی خدمت میں پرانے زمانے سے آنے والے لوگوں میں سے ہیں۔ انہوں نے کچھ روایات ۴ مئی ۱۹۳۱ء کو ذکر حبیب کی ایک مجلس میں بیان کی تھیں۔ وہ میں آج احباب کی ضیافت کے لئے پیش کرتا ہوں۔ چونکہ ٹھیکیدار صاحب مختلف قسم کے کام کرتے رہے ہیں اس لئے ان کی روایات میں ایک کاروباری رنگ کی جھلک نظر آتی ہے۔ (ایڈیٹر)

تصحیح روایات

حضرت عرفانی کبیر نے حیدر آباد سے لکھا ہے۔ کہ مکرمی شیخ نور احمد صاحب کی روایات میں میر عباس علی صاحب کو پٹیالہ کا وزیر اعظم لکھا ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ اصل یہ ہے۔ کہ مرحوم خلیفہ محمد حسن صاحب وزیر اعظم پٹیالہ کو حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بہت اخلاص تھا۔ شیخ صاحب نے ان کا ذکر سنا ہوگا۔ اور وہ یاد رہا۔ میر عباس علی صاحب لودہانہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت میر عباس علی صاحب قبلہ کے غالباً خسر تھے۔ اس لئے احباب اس نام کو درست کرلیں

(ایڈیٹر)

(۱)

مقدمہ کلارک کا ایک واقعہ

ہم چونکہ بٹالے میں رہتے تھے۔ حضور مقدمہ کلارک میں ایک دفعہ جب تشریف لائے تھے۔ حضور کی خدمت میں ہم اکثر حاضر ہوتے۔ ایک دفعہ جب حضور تشریف لائے تو میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے مجھے دیکھکر فرمایا۔ **محمد اکبر** کہاں ہے۔ میں نے عرض کی۔ کہ حضور ایک گاؤں میں گئے ہوئے ہیں۔ حضور تشریف فرما تھے میں حضور کے پاؤں دبانے لگا۔ حضور کے محمد اکبر صاحب سے یاد کرنے پر ابھی دس منٹ ہی گزرے ہونگے۔ کہ محمد اکبر صاحب بھی حاضر ہو گئے۔ میرے بھائی نے پوچھا۔ کہ حضور کھانے کے لئے کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ کھانا تو کھالیا ہے۔ مگر بعض دوست باقی رہ گئے ہیں چنانچہ وہ اسی وقت میں تندور سے روٹیاں لینے کے لئے چلا گیا۔ اور لاکر جو دوست رہ گئے تھے ان کو کھانا کھلایا۔

اس تاریخ پر بڑے بادل آئے ہوئے تھے۔ ظہر کے وقت ظہر عصر جمع کر کے پڑھی گئی نماز کی حالت میں عدالت سے آواز پڑ گئی۔ ہماری طرف سے کسی نے عدالت سے کہدیا۔ کہ حضور نماز پڑھ رہے ہیں۔ پڑھ کر پیش ہونگے۔ حضور نے اطمینان سے نماز پڑھی۔ جس وقت حضور پیش ہونے کے لئے تشریف لے گئے۔ اس وقت .... بارش تیزی سے شروع ہوگئی تھی۔ اس تاریخ پر کثرت سے لوگ ساتھ تھے عدالت سے فارغ ہوکر حضور آرام گھر تشریف لے گئے تھے۔ یہ اس تاریخ کا واقعہ ہے۔ جب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی گواہی کے لئے آئے تھے۔ اور عدالت سے کرسی مانگی۔ اور اس پر ان کو ذلت سے باہر نکلنا پڑا۔ اور باہر آکر ہماری چادر پر بیٹھ گئے۔ ہم نے وہ چادر بھی لے لی۔ گواہی انہوں نے حضرت اقدس کے خلاف دی تھی۔ اس مقدمہ کے ایام میں اکثر حضور نمازیں جمع کرلیا کرتے تھے۔

(۲)

میرے بھائی کا کاروبار بٹالے میں تھا۔ قادیان میں ان دنوں میں لنگر اور حضور کے گھر کے لئے اچھا آٹا دستیاب نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے حضور نے میرے بھائی کو حکم دیا کہ تم بٹالے سے آٹا لنگر کے لئے مہیا کیا کرو۔ جو ہم مہیا کیا کرتے تھے بار ہا میں بھی آٹے کے ساتھ آیا کرتا تھا۔ جب میں حاضر ہوتا حضور کے پاؤں دبایا کرتا تھا۔ حضور نے جب مجھے دیکھنا۔ تو فرمانا۔ آگئے۔ میں نے عرض کرنی۔ کہ ہاں حضور آگیا۔

(۳)

میں چونکہ مختلف قسم کے ٹھیکیداری کے کام کرلیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ میں قادیان میں حاضر ہوا۔ اور میرے ساتھ کچھ ترکھان اور مزدور تھے حضور نے میری دعوت کی۔ اور جب حضور کو علم ہوا۔ کہ میرے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ تو حضور نے ان کی بھی میرے ساتھ دعوت کر دی۔ اس سے حضور کے کرم و لطف کا پتہ چلتا ہے۔

(۴)

ہجرت کے بعد کا واقعہ

میں جب قادیان میں ہجرت کر کے آگیا۔ تو یہاں کچھ لکڑی کا کاروبار شروع کرلیا۔ ایک دفعہ جب حضور نے مینار کے لئے بھٹہ لگوانا تھا۔ حضور نے مجھے بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ آپ کچھ لکڑی دینگے میں نے عرض کی کہ حضور کتنی لکڑی درکار ہوگی فرمایا۔ اینٹوں کے لئے چاہیئے۔ اور کچھ چارپائیاں بنوانی ہیں۔ میرے پاس پیپل کی لکڑی تھی۔ میں نے عرض کی کہ حضور پیپل کی لکڑی ہے۔ اس پر ایک دوست نے کہا۔ کہ حضور پیپل کے پائے پھٹ جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ کوئی **حرج نہیں دنیا کی سب چیز فنا ہونے والی ہے۔**

الغرض میں نے پائے بنا کر حضور کی خدمت میں پیش کر دیئے۔ اور پھر عرض کی کہ حضور کچھ روپے چاہیئیں۔ حضور نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ ایک رومال میں کچھ روپے تھے۔ حضور لیکر باہر تشریف لائے۔ حضور نے وہ روپے میرے سامنے رکھ دیئے۔ اور فرمایا۔ کہ جتنے لینے ہیں۔ لے لو۔ میں نے جس قدر ضرورت تھی لے لئے اور عرض کیا۔ کہ حضور لے لئے ہیں۔ فرمایا۔ بس لے لئے ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ کہ جی حضور بھٹے کے لئے میں ایک قریب کے گاؤں سے لکڑی لے آیا۔ جب لکڑی کا حضور نے فرمایا تھا۔ اس وقت حضرت میر ناصر نواب صاحب نے فرمایا۔ کہ اس پر بہت خرچ آئیگا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ

جس کے لئے لکڑی چاہیئے۔ وہ غریب نہیں ہے وہ تو غنی ہے۔ یہ اینٹ مہمان خانہ میں صرف ہوئی تھی۔

اگلے ماہوار ایڈیشن کی ابھی سے انتظار کریں

جب میں لکڑی لے آیا۔ اور خود کسی کام کے لئے باہر چلا گیا۔ تو حضرت میر صاحب نے اس لکڑی کو چھڑوا دیا۔ اس میں بہت سی لکڑی میری کارآمد تھی۔ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں اپنے حق کے متعلق شکایت کر دی۔ کہ میر صاحب نے میرا نقصان کر دیا ہے۔ حضور نے ہمارا مقدمہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے سپرد فرما دیا۔ میں میر صاحب سے دو تین سو روپیہ نقصان کا مانگتا تھا۔ اور وہ چالیس روپے مجھ سے مانگتے تھے جب کوئی فیصلہ نہ ہوا۔ تو معاملہ پھر حضرت صاحب کے پیش ہوا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ بس فیصلہ یہ ہوا۔ کہ اب کوئی کسی سے روپیہ نہ مانگے۔ اور ہم دونوں نے اسی وقت اپنا اپنا مطالبہ چھوڑ دیا۔

(۵)

حضور ہماری سادگی پر ناراض نہ ہوتے تھے

ایک دفعہ حضور ایک مقدمہ میں گواہی کے لئے تشریف لے گئے۔ وہ مقدمہ فتح ہو گیا۔ جب ہم کو فتح کا علم ہوا۔ تو ہم اسی وقت دوڑے دوڑے گئے۔ اور ایک روپے کے پتاسے خرید کر لے آئے۔ اور حضور سے عرض کی۔ یا حضرت حضور ہی یہ پتاسے اپنے دست مبارک سے تقسیم کر دیں۔ حضور نے فرمایا۔ جاؤ بانٹ دو۔ مگر اس وقت ہم کو اتنی سمجھ نہ تھی۔ اس لئے ہم نے دو تین بار اصرار کیا۔ کہ حضور ہی بانٹ دیں۔ اور حضور خود بھی لے لیں مگر جب حضور نے نہ مانا۔ تو ہم نے حضور کے دست مبارک کو پکڑ کر جھولی میں ڈال لیا۔ تو پھر حضور نے اس میں سے کچھ پتاسے نکال لئے۔ اور پھر ہم نے تقسیم کر لئے۔

(۶)

میری شادی کا ایک واقعہ

ایک دفعہ جبکہ میری شادی کا سوال درپیش تھا۔ ہم چند آدمی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور اندر تشریف فرما تھے۔ اور بالوں کی اصلاح کروا رہے تھے۔ حضور کی خدمت میں جب ہم نے اطلاع کرائی۔ تو حضور نے ہم کو انتظار میں نہ رکھا بلکہ اپنے پاس ہی اندر بلوا لیا۔ ہم نے جب اپنا مطلب بیان کیا۔ تو حضور نے فرمایا: کہ

میں تمہارے رشتے کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ اگر وہ رشتہ تمکو دیدیں تب بھی میں خوش ہوں۔ اور اور اگر نہ دیں۔ تب بھی میں خوش ہوں آپ خود ہی اس معاملہ میں فیصلہ کر لیں

چنانچہ ہم خاموش ہو کر واپس چلے آئے۔

مگر میں نے خود ہی تحریک کر دی۔ انہوں نے منظور کر لیا۔ موسم گرما کی تعطیلوں کے ایام تھے۔ ہم پھر حضور کے پاس حاضر ہوئے۔ اور نکاح کے لئے عرض لیا۔ حضور نے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو بلاؤ۔ میں مسجد میں ہی سے مولوی صاحبؓ کو آوازیں دینے لگ گیا۔ حضرت مولوی صاحب نیچے وضو کے لئے تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ حضور مجھے اس طرح بے تحاشا آوازیں دیتے ہوئے دیکھ کر ہنس پڑے۔ اور فرمایا اسے نکاح کا بڑا شوق ہے۔ مجھے یہ سن کر بہت شرمندگی ہوئی۔ مگر پھر حضور نے خود ہی کرم کیا۔ اور میرا نکاح پڑھ دیا۔

الحکم کے نمونے کے پرچے

آج کی اشاعت کے کچھ پرچے بطور نمونہ بعض احباب کو بھیج رہا ہوں۔ جن احباب کی خدمت میں یہ پرچہ بطور نمونہ حاضر ہو۔ میں ان کا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔ کہ وہ اپنی پسندیدگی اور عدم پسندیدگی سے اطلاع دیویں۔ اور جو احباب خریدار بننا چاہیں۔ وہ بھی اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔

سالانہ قیمت پانچ روپے ہے۔ جو بذریعہ منی آرڈر یا وی پی ادا کی جا سکتی ہے۔

(مینیجر)

(۷)

مرض طاعون سے میری بیوی حضور کی دعا و دوا سے بچ گئی۔

طاعون کے ایام میں حضور نے فرمایا کہ لوگ باہر چلے جائیں۔ اور مکانات میں لکڑیاں وغیرہ جلائیں۔ تاکہ جراثیم وغیرہ مر جائیں۔ اور ہوا صاف ہو جائے۔ ہم چار شخصوں نے باہر جا کر جھونپڑیاں بنالیں۔ اور ان میں چلے گئے۔

میری بیوی کو طاعون ہو گئی۔ حضور کو علم تھا۔ میں اطلاع دینے کے لئے گیا۔ حضور مسجد کی شاہ نشین پر بیٹھے رہتے۔ نیچے سے ہی آواز دی۔ دیکھ کر فرمایا۔ نیچے ہی رہو۔ اور پھر میری بیوی کا حال دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور سینے میں ورم ہے۔ حضور نے مجھے سفید رنگ کی گولیاں دیں۔ میں جب جانے لگا۔ تو مجھے یاد آیا۔ کہ اچھرو بھگت لام کہتے ہیں۔ کہ مسیح تو مردے زندہ کیا کرتا تھا۔ اب طاعون پڑی ہوئی ہے۔ یہ کیوں مردے زندہ نہیں کرتے۔ میں نے یہ بات حضور سے کہدی۔ فرمایا۔ دیکھو اس وقت ہماری جماعت میں دو مردے ہیں۔ ایک تمہاری بیوی (اور ایک ماسٹر محمد الدین صاحب کی نسبت فرمایا جو اس وقت طاعون سے بیمار تھے)۔ میں ان کے لئے دعا کرونگا تم بھی دعا کرو۔ میں گولیاں لیکر چلا آیا۔ اس وقت میری بیوی کی حالت نازک تھی۔ میں اسے دوائی نہ دے سکا۔ آدھی رات کے وقت اس نے پانی مانگا۔ اس وقت میں نے اسے بید مشک کے ساتھ وہ گولیاں دے دیں۔ صبح کے وقت میری بیوی نے کہا۔ کہ مجھے بٹھا دو۔ میں نے بٹھا دیا۔ فجر کی نماز کے بعد میں نے قرآن شریف کھولا تھا۔ تو اس نے مجھے کہا۔ کہ مجھے بھوک لگی ہے مجھے کچھ کھانے کو دو۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے میری بیوی اور مولوی محمد الدین صاحب دونوں اچھے ہو گئے اور وہ لوگ جنہوں نے مجھے یہ بات کہی تھی۔ وہ سب مر گئے۔

(۸)

ایک لطیفہ

ایک زمانہ میں مچھلی تل کر فروخت کیا کرتا تھا۔ سرسادی صاحب کو اس زمانے میں حضور نے چوہدری بازار بنایا ہوا تھا۔

ایک دن جبکہ حضور مسجد کی چھت پر ٹہل رہے تھے۔ سرسادی صاحب مجھ پر ناراض ہوئے۔ کہ تم چھپڑ سے مچھلیاں پکڑ کر لاتے ہو۔ اور پھر ان کو لوگوں کو کھلا کر بیمار کرتے ہو۔ میں نے مذاق سے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ کہ نہیں صاحب آپ کے لئے میں چھپڑ سے مچھلیاں پکڑ کر لایا کرونگا۔ حضور نے اوپر سے سنا۔ اور بہت ہنسے۔ کہ خوب جواب ہے۔

(۹)

حضور کا تبرک

ایک دفعہ حضور لاہور تشریف لے جا رہے تھے تو میں نے ایک مٹی کے آبخورہ میں پانی ڈالا اور برف ڈالی۔ اور حضور کے پاس لے گیا۔ اور عرض کی۔ کہ حضور پانی پی لیں۔ فرمایا۔ کہ میں نے پانی کیا پینا ہے۔ یہ تو تمہاری خواہش ہے۔ مگر حضور نے میری درخواست پر دو تین گھونٹ اسی آبخورے سے لے لئے۔ اور پھر آبخورہ مجھے واپس دے دیا۔

جو لوگ وہاں موجود تھے وہ مجھ سے مانگنے لگے۔ اور بعض چھیننے لگے۔ اور حضور کا تبرک گرنے لگا۔ حضور نے جب خدام کی اس تبرک کے لئے اس جنگ کو دیکھا۔ تو فرمایا۔ اس پانی کو زیادہ پانی میں ڈال لو۔ اور سب پی لو چنانچہ اسی طرح ہم نے کر لیا۔ حضور کی محبت و شفقت جب آج یاد آتی ہے تو رونا آتا ہے۔ ایسی شفقت تو ہم نے ماں باپ میں بھی نہیں دیکھی

([illegible])

جناب سید فقیر محمدؐ خان صاحب افغانی کی روایات

فقیر محمدؐ خان افغان سید احمد نور صاحب کے رشتہ داروں میں سے ہیں۔ اور آج کل شاید بنوں میں درزی کی دوکان کرتے ہیں۔ انہوں ۱۳؍ اپریل ۱۹۳۱ء میں ذکر حبیب کی ایک مجلس میں کچھ باتیں بیان کی تھیں۔ جو آج کی اشاعت میں شائع کی جاتی ہیں۔

میرا تصرف ان روایات میں اس قدر ہے۔ کہ خانصاحب نے جس اردو میں روایات بیان کی ہیں۔ وہ افغانی اردو ہے۔ جس میں مذکر کا مونث اور مونث کا مذکر بنا دیا ہے۔ اور میں نے اس قسم کی اغلاط کو درست کر دیا ہے۔ باقی روایات کے الفاظ اور مفہوم سب انہی کا ہے۔

(ایڈیٹر)

(۱)

مَیں بچپن ہی سے حضرت سید عبد اللطیف شہید مرحوم کی بیعت میں شامل تھا۔ وہ ہمیشہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ یہ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا ہونے کا ہے۔ اور چونکہ ہم تک اس وقت تک خبر نہیں پہنچی تھی۔ اس لئے فرمایا کرتے تھے۔ معلوم نہیں وہ ابھی تک کیوں ظاہر نہیں ہوا۔ پھر ہم کو نصیحت کرتے تھے۔ کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ظاہر ہوں۔ تو ان کو مان لینا۔ ہم کو شہید مرحوم نے اسطرح تیار کر دیا تھا۔ جیسے ایک سپاہی میدان جنگ کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اور پھر پیٹھ نہیں دکھاتا۔

چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ پہنچا تو ہم نے فوراً مان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فضل ہوا کہ ہم کو قادیان آنے کی توفیق ملی۔ اور ہم قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں حاضر ہو گئے۔ یہاں آکر میں نے حضور کے دست مبارک پر دستی بیعت کی۔ اور پھر کچھ عرصہ رہکر واپس چلا گیا۔

(۲)

میرے والد صاحب تجارتی کاروبار کرتے تھے۔ اور انہوں نے کسی اور پیر کی بیعت کی ہوئی تھی۔ میں ان کے پیچھے پڑا۔ اور ان کو مجبور کیا وہ میرے ساتھ قادیان چلیں۔ اور میں ان کو مجبور کر کے اپنے ساتھ قادیان لے آیا۔ میں نے ان سے کہا۔ کہ اگر آپ کو کسی قسم کی تکلیف ہوگی تو میں اپنے ساتھ لے آؤنگا۔ انہوں نے مجھے راستہ میں کہا۔ کہ ہم کو پنجاب لے جا رہے ہو۔ دیکھو میں بڈھا آدمی ہوں۔ میں جب اس شخص کو دیکھوں گا۔ اگر وہ سچا ہوا تو میں اسے فوراً شناخت کر لوں گا۔ کہ وہ شخص مہدی ہے۔ یا کہ نہیں۔ الغرض ہم یہاں پہنچے۔ ہم کو حضرت خلیفہ اول کے مکان کے مکان پر ٹھیرنے کی جگہ ملی۔ ظہر کے وقت ہم مسجد مبارک میں آگئے۔ حضور اندر سے تشریف لائے۔ پگڑی کا شملہ اپنے منہ مبارک پر رکھا ہوا تھا۔ اور آپ اکثر ویسے رکھا کرتے تھے۔ میرے والد نے جب دیکھا۔ تو ان کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اور دوڑ کر پاؤں پر گر پڑے۔ حضور نے منع فرمایا۔ کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ چنانچہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اصرار کرنے لگے۔ کہ حضور میری بیعت منظور فرمائیں۔ حضور کا طریق تھا۔ کہ بیعت کے لئے جلدی نہ فرمایا کرتے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ذرا اور ٹھیر جاؤ۔ اور پھر چند دن بعد بیعت قبول فرمائی۔

چونکہ گرمی کا موسم تھا۔ چند دن کے بعد میرے والد کو گرمی نے تنگ کیا۔ اس لئے حضور سے اجازت لے کر اپنے والد صاحب کو لیکر واپس چلا گیا۔

(۳)

ایک بڈھے کشمیری کا تذکرہ

ایک کشمیر کا بڈھا احمدی ان دنوں یہاں موجود موجود تھا۔ وہ کشمیر سے پیدل چل کر یہاں آیا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ تو وہ حضور کی شان میں فارسی میں اشعار پڑھا کرتا تھا۔

(۴)

زلزلہ کے ایام

زلزلہ کے ایام میں سید نور احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کا پہرہ دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے مجھے بھی اپنے ساتھ پہرہ دینے کو کہا۔ میں بھی ٹھیر گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بہت بڑا پلنگ تھا۔ جو نوار سے بنا ہوا تھا۔ سید احمد نور نے اسکے درمیان میں مصلیٰ بچھا لیا۔ اور بیٹھ گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک خادمہ اندر سے تبرک لائی۔ جو ہم نے کھا لیا۔ اسی پلنگ پر ہم سو گئے۔ رات کو خواب میں مَیں نے آپ کو مکہ معظمہ میں پایا۔ میں نے سید احمد نور صاحب سے اس خواب کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا اچھا خواب ہے۔

دوسرے دن بھی سید احمد نور کے کہنے پر میں وہیں سویا۔ خادمہ دوسرے دن بھی کھانا لائی۔ اور اسی پلنگ پر ہم سو گئے۔ اس روز خواب میں مَیں نے دیکھا کہ کمرے کے اندر دھوپ آئی ہوئی ہے۔ اور ایک فرشتہ اندر داخل ہوا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک قلم ہے۔ جو بجلی کی طرح چلاتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ جماعت صدیقوں اور شہداء اور انبیاء اور غوث قطبوں کی جماعت ہے اور اس میں تمہارا نام بھی لکھتا ہوں۔

صبح کو فلاسفر صاحب مجھے ملے۔ میں نے ان سے اس خواب کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ واہ واہ جی بہت اچھا خواب ہے۔

(۵)

گرمدین کے مقدمہ کے دنوں میں

حضور جب کرمدین کے مقدمے کے ایام میں گورداسپور میں مقیم تھے۔ میں ان دنوں ہی اپنے ملک سے آیا تھا۔ سید احمد نور کے ساتھ ہم پیدل گورداسپور میں پہنچ گئے۔ وہاں دیکھا تو لنگر خانہ بھی وہیں تھا۔ اور سب لوگ وہاں موجود تھے گرمی کا موسم تھا۔ میں بھی حضور کو دبانے لگ گیا۔ حضور کو گرمی آئی ہوئی تھی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ کہ دبانے کے لئے ایک آدمی کافی ہے۔ تب باقی لوگ ہٹ گئے۔ اور میں دباتا رہا۔

حضرت مجھ سے میرے ملک کا حال دریافت فرماتے رہے۔ میں نے کہا۔ کہ حضور ملک کا حال بہت اچھا ہے۔ اور ایک حاکم کا ذکر کیا۔ کہ اسے میں نے تبلیغ کی تھی۔ وہ اب کتابیں مانگتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کونسی کتاب چاہیئے۔ میں نے تذکرۃ الشہادتین کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا حکیم فضل دین صاحب کتابوں کے محافظ ہیں۔ وہ..... یہاں نہیں۔ جب وہ قادیان آئیں گے تو آپ کو دے دیں گے۔

(۶)

ایک مسافر سے سلوک

ایک دفعہ ایک شخص حضور کے پاس آیا۔ اور اس نے سفر کی اجازت چاہی۔ حضور ٹہل رہے تھے اس سے پوچھا کہ آپ کا کام ہو گیا۔ اس نے عرض کی کہ ہاں حضور ہو گیا۔

حضور نے جیب میں ہاتھ ڈالکر آٹھ روپے اسے نکال کر دیئے۔ اس نے لینے سے انکار کیا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ پھر اس نے لئے یا نہیں مگر حضور اسے واپس جانے پر آٹھ روپے دینے چاہے۔

بیرون ہند کے خریدار

لنڈن۔ افریقہ۔ بغداد۔ ایران۔ جاوا سماٹرا وغیرہ ممالک کے خریداروں سے میری درخواست ہے۔ کہ وہ الحکم کے استحکام و بقاء کے لئے فوراً اپنی قیمتوں کے منی آرڈر یا پوسٹل آرڈر روانہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

بیرون ہند کی قیمت ۱۲/۶ چھ روپے بارہ آنے ہے اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ڈاک خرچ بہت زیادہ ہے۔ اور یہ زیادتی صرف ڈاک کی وجہ سے ہے۔ احباب اس حساب سے قیمت ارسال فرما دیں۔

اور جو احباب مزید اعانت فرمائیں گے۔ انکی اعانت کے لئے میں شکر گزار ہوں گا۔

(محمود احمد عرفانی)

شہنشاہِ معظم کی وفات کے مفصل حالات

بستر مرگ کے قریب شاہی خاندان کے افراد کا اجتماع

لنڈن۔ ۲۰ جنوری ملک معظم رات کو گیارہ بجکر ۵۵ منٹ پر اس دنیا سے رحلت کر گئے۔ اس سلسلے میں جو سرکاری اعلان شائع کیا گیا ہے۔ وہ مظہر ہے۔ کہ شاہ جس وقت حالت نزع میں تھے۔ اس وقت ملکہ معظمہ۔ پرنس آف ویلز۔ ڈیوک آف یارک۔ پرنسس رائل۔ ڈیوک اور ڈچس آف کینٹ موجود تھے۔

۹ بجکر ۲۵ منٹ پر جب ڈاکٹروں نے بلٹن شائع کیا کہ بادشاہ کی زندگی کی امید نہیں۔ اس وقت سینڈرنگھم ہاؤس میں خاموشی طاری ہو گئی۔ شہزادہ ویلز۔ ڈیوک آف یارک ڈیوک آف کینٹ۔ اور پرنسس رائل شاہ کی خوابگاہ کے ساتھ والے کمرے میں موجود تھے۔

ارکان سلطنت کو اطلاع

وزیر اعظم اور شاہی خاندان کے دوسرے افراد کو بذریعہ ٹیلیفون مطلع کیا گیا۔ سارے علاقے میں یہ خبر جنگل کی آگ کی سرعت سے پھیل گئی۔ مرد اور عورتیں سینڈرنگھم ہاؤس کی جانب دوڑتے ہوئے آئے۔ عورتیں رو رہی تھیں اور مرد برہنہ سر تھے۔

عیش و نشاط کی محفلیں منتشر ہو گئیں

لنڈن میں عیش و نشاط کی شبینہ محفلیں شاہ کی موت کی خبر سنتے ہی منتشر ہو گئیں۔ ایک بجے تک سارے ویسٹ اینڈ میں سناٹا چھا گیا۔ اس وقت لنڈن کے اس علاقہ میں ہُو کا عالم طاری تھا۔

پرسکون موت

بادشاہ کی موت نہایت پرسکون تھی۔ نزع میں انہیں مطلق تکلیف نہیں ہوئی۔ بادشاہ کی یہی خواہش تھی۔ کہ ان کی موت سینڈرنگھم ہاؤس میں ہی ہو۔ اس جگہ سے انہیں انس تھا۔ یہاں وہ نہایت آزادی اور بے تکلفی سے پھرتے شکار کرتے اور سواری کیا کرتے تھے۔ آخری دم تک انہیں درد کی شکایت نہیں ہوئی۔

آخری وقت

جب ڈاکٹروں نے محسوس کیا۔ کہ اب انجام قریب ہے۔ اور صرف چند منٹوں کی بات باقی رہ گئی ہے۔ انہوں نے ملکہ اور شہزادگان کو بادشاہ کے کمرے میں بلا لیا۔ وہ ساتھ کے کمروں میں گھنٹوں سے منتظر بیٹھے تھے۔ سب اگر بادشاہ کے بستر کے ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ ان کے سامنے بادشاہ نے آخری سانس لیا۔ اور چل بسے۔ ملکہ نے اس وقت تک نہایت صبر اور تحمل سے کام لیا تھا۔ لیکن اب دامنِ شکیب ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ اپنے فرزند نئے بادشاہ کی طرف رخ کیا۔ اور روتی ہوئی اس سے بغلگیر ہو گئیں۔ سب نے آخری بار بادشاہ کے چہرے کو دیکھا۔ اور سر جھکاتے ہوئے آہستہ آہستہ کمرے سے باہر چلے گئے۔

وزیر اعظم کی طرف پیغام

شاہ کے انتقال سے چند منٹ بعد سینڈرنگھم ہاؤس سے زبردست طاقت کی ایک موٹر لنڈن کی طرف بڑی تیز رفتاری سے روانہ ہوئی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں شاہ کا پرائیویٹ سکرٹری لارڈ وگرام تھا۔ جو وزیر اعظم مسٹر بالڈون کو شاہ کی موت کی اطلاع دینے کے لئے لنڈن کو گیا۔ شاہی خاندان کے جو افراد اس وقت موجود نہ تھے۔

وصایا کے لئے زائد صفحے

اتفاق سے دفتر الحکم میں اس دفعہ کچھ زیادہ وصیتیں جمع ہو گئی تھیں۔ جن کی اشاعت کے لئے الحکم کے عام صفحات میں سے صرف ایک صفحہ لیا گیا ہے۔ باقی چار صفحے بالکل زائد لگا کر وصایا شائع کی گئی ہیں۔ اس دفعہ کا اخبار صرف ۱۶ صفحات پر شائع ہونا چاہیئے تھا۔ مگر وصایا کی وجہ سے ۲۰ صفحے کا اخبار شائع کیا جا رہا ہے۔

یہ اعلان اس لئے شائع کر رہا ہوں کہ کوئی دوست کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ اتنے صفحے وصیتوں کے لئے کیوں لے لئے۔

(مینجر)

انہیں ملکہ نے خود ٹیلیفون پر مطلع کیا۔

نیا بادشاہ

نیا بادشاہ صبح تک ڈیوک آف یارک اور لارڈ وگرام کے ساتھ شاہ کی تجہیز و تکفین کے متعلق مشورہ کرتا رہا۔ نئے ملک معظم آج دن کو بذریعہ کار لنڈن کونسل کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے جائیں گے۔ جس میں ہوم سکرٹری اور کنٹربری کا لاٹ پادری بھی موجود ہو گا۔

موت سے پہلے بے ہوشی

بیان کیا جاتا ہے کہ موت سے کچھ دیر پہلے بے ہوشی کی حالت طاری ہو گئی تھی۔

جھنڈے سرنگوں کر دیئے گئے

شاہ کی موت کا اعلان ہوتے ہی لنڈن میں لوگ قصر بکنگھم کے سامنے موت کی خبر پڑھنے کے لئے جمع ہونے شروع ہو گئے۔ صبح آٹھ بجے تک قصر کے سامنے برہنہ سر لوگوں کا عظیم الشان اجتماع ہو گیا۔ پالیمنٹ پر یونین جیک سرنگوں کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی سینٹ پال کے گرجے کے گھنٹے نے ماتم کا اعلان شروع کیا۔ جو کامل ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہا۔

نئے بادشاہ کی تخت نشینی

شاہ جارج کے انتقال کے فوراً بعد شہزادہ ویلز ایڈورڈ ونڈسر نے شاہ ایڈورڈ ہشتم کے نام سے عنان حکومت سنبھالی۔ موصوف ابھی بالکل نوعمر معلوم ہوتے ہیں۔ شاہ جارج آنجہانی نے اپنی موت سے صرف بارہ گھنٹے پیشتر بیماری کے باعث اپنے اختیارات حکومت ملکہ اور شہزادوں کو تفویض کئے تھے۔ یہ تمام اختیارات اب نئے بادشاہ کو منتقل ہو گئے ہیں۔ پریوی کونسل کا ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا ہے جس میں نئے بادشاہ کے ساتھ حلف وفاداری اٹھایا جائیگا۔

پرانی روایات اور دستور کے مطابق آج لنڈن کے رائل ایکسچینج کی سیڑھیوں پر سے نئے بادشاہ کے متعلق اس تاریخی فقرے کے ساتھ اعلان کیا جائیگا۔ ”بادشاہ مرد! بادشاہ زندہ باد“

شاہ کی موت کے بعد آئینی کارروائی

شاہ کی موت کے بعد آئینی کارروائی اسطرح عمل میں لائی جاتی ہے۔ کہ ڈاکٹر موت کی تصدیق کرتے ہیں۔ جس کے بعد ہوم سکرٹری کو سرکاری طور پر اطلاع دی جاتی ہے۔ ہوم سکرٹری ذاتی طور پر لاش کا معائنہ کرتا ہے۔ اور اس کے بعد موت کی تصدیق کرتا ہے۔ ازاں بعد کونسل آف ریجنسی کے دیگر ارکان کی معیت میں شہزادہ ویلز کو تخت پیش کرتا ہے۔ شہزادہ ویلز قبول کرتے ہی رسم تاجپوشی تک قانون اور دفعہ کے مطابق بادشاہ بن جاتا ہے۔

بادشاہت کے پہلے تین گھنٹے

نئے بادشاہ نے اپنی بادشاہت کے پہلے تین گھنٹے آئندہ لائحہ عمل پر غور کرنے کے لئے ڈیوک آف یارک اور لارڈ وگرام کی صحبت میں گزارے۔ اور قدرے آرام کرنے کے بعد علی الصبح ہی اٹھے۔ اور ذاتی رنج و ہم کو بالائے طاق رکھ کر امور بادشاہت کی ادائیگی میں منہمک ہو گئے۔

نیا بادشاہ ڈیوک آف یارک کی معیت میں، نارفوک سے بذریعہ ہوائی جہاز لنڈن جا رہے ہیں۔ شاہ ایڈورڈ ہشتم کی بادشاہت کا اعلان کرنے کے لئے پریوی کونسل کا اجلاس شام کے چار بجے قصر سینٹ جیمز میں منعقد ہو گا۔

لنڈن کے لارڈ میئر کو بادشاہ کا تار

نئے بادشاہ نے لنڈن کے لارڈ میئر کو حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے۔

دلی رنج و غم سے میں آپ کو مطلع کرتا ہوں۔ کہ میرے محبوب والد شاہ جارج رات کے گیارہ بجکر ۵۵ منٹ پر اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔

اگلے ماہوار ایڈیشن کا ابھی سے انتظار کریں۔

نو ماہ ماتم منانے کا حکم

نئے بادشاہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ درباری نو ماہ تک آنجہانی بادشاہ کا ماتم کریں۔

شاہ جارج کی وفات کے متعلق حکومت ہند کا اعلان

نئی دہلی ۲۱؍ جنوری۔ گزٹ آف انڈیا کی ایک غیر معمولی اشاعت کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیپارٹمنٹ نے مندرجہ ذیل اعلان کیا ہے۔

گورنر جنرل باجلاس کونسل انتہائی حزن و ملال کے ساتھ اعلیٰ حضرت شاہ جارج پنجم بادشاہ برطانیہ آئرلینڈ و برطانی مقبوضات ماورائے بحار شہنشاہ ہند کی وفات حسرت آیات کا اعلان فرماتے ہیں۔

مزید برآں گورنر جنرل باجلاس ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ مزید احکام تک ملک معظم کی سول ملٹری اور افضائی سروس کے جملہ حکام ماتم میں مصروف رہیں

ستر توپیں داغنے کا حکم

گورنر جنرل باجلاس کونسل ہندوستان میں برطانی رعایا کے جملہ فرقوں سے متوقع ہیں۔ کہ اس انتہائی المناک اور جانکاہ موقعہ پر وہ سب ادب و احترام کا اظہار کریں گے۔ مزید احکام تک جملہ جہازوں۔ بندرگاہوں اور سٹیشنوں پر تمام جھنڈے سرنگوں کر دیے جائیں۔ اور ماتم کے طور پر مختلف مقامات پر اور فوجی بحری مرکزوں میں ۷۰ منٹ تک ایک ایک منٹ فی گولہ کے حساب سے توپیں داغی جائیں۔ اس سے یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ ملک معظم کی عمر ۷۰ سال تھی

کابل میں شاہ انگلستان کا ماتم

کابل ۲۱؍ جنوری ملک معظم کی وفات کی وجہ سے آج صبح سے ہی تمام جھنڈے سرنگوں تھے۔ عالی قدر جلالت مآب سردار محمد ہاشم خاں وزیر اعظم اور سردار شاہ محمود خاں وزیر حرب نے دوسرے وزرائے دولت کی معیت میں برطانوی سفارت میں جا کر سفیر سے اظہار افسوس کیا۔ کابل کے ہندوستانیوں نے بھی ملک معظم کے انتقال پر افسوس ظاہر کیا ہے۔

نئے بادشاہ کو تخت نشینی پر مبارکباد

نئی دہلی ۲۱ جنوری۔ ہز ایکسلنسی وائسرائے نے وزیر ہند کو حسب ذیل برقیہ ارسال کیا ہے۔

حکومت ہند نے ملک معظم کی وفات کی خبر کو دلی رنج کے ساتھ سنا ہے۔ ہندوستان ایک ایسے بادشاہ کی موت پر ماتم کناں ہے۔ جس کی سلور جوبلی ابھی چند دن ہوئے اظہار وفاداری و محبت کے انتہائی جذبات کے درمیان منعقد ہوئی تھی۔ اور جسے ہند کے تمام فرقے ہر حالت میں اپنا محسن و مربی تصور کرتے تھے۔ والیان ریاست اور باشندگان ہند کی جانب سے ہم حضور اور ملکہ میری کی خدمت میں اس حادثہ جانکاہ میں دلی رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ اور نئے بادشاہ کے تخت نشین ہونے پر ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہیں۔

حضور نظام کی سلور جوبلی کا جشن

حیدر آباد ۲۱؍ جنوری۔ حضور ملک معظم کی وفات کے پیش نظر اعلیٰ حضرت حضور نظام کی سلور جوبلی کا جشن ملتوی کر دیا گیا ہے۔

ملک معظم کی تدفین

نئے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم بہت دیر تک ڈیوک آف یارک اور پرائیویٹ سیکرٹری لارڈ وگرام کے ساتھ شاہ جارج کی لاش کو تزک و احتشام کے ساتھ دفن کرنے کے متعلق مشورہ کرتے رہے۔ آپ تخت نشینی کی رسوم ادا کرنے کے لئے لنڈن جا رہے ہیں۔ وہاں آرچ بشپ آف کنٹربری اور وزیر داخلہ کی موجودگی میں پریوی کونسل حلف وفاداری لے گی۔

رسم تدفین ویسٹ منسٹر ایبی میں تزک و احتشام کے ساتھ منائی جائے گی۔

نہایت اندوہناک حادثہ

مکرمی چوہدری مختار۔ چوہدری غلام محمد صاحب ہمارے منیجر نصرت گرلز سکول و پریزیڈنٹ سمال ٹون کمیٹی جو سلسلہ کے ایک معزز اور محترم رکن ہیں۔ کا ایک چھوٹا بچہ بعمر ۷ سال ۲۲؍ جنوری کو دوپہر کے وقت ایک فجائی حادثہ کا شکار ہو گیا۔

بچہ اپنے نوکر کے ساتھ بھینس کو پانی پلانے گیا۔ وہ بالکل تندرست اور اچھی حالت میں تھا۔ اس نے بھینس کے رسہ کو اپنے گلے میں ڈال لیا۔ اس حالت میں بھینس کسی چیز سے ڈر کر بھاگی۔ اور وہ معصوم دور تک گھسیٹتا چلا گیا۔ جس سے گردن ٹوٹ گئی۔ اور موت واقعہ ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

معلوم ہوتا ہے۔ کہ موت کے فرشتہ نے ہی بچہ کے کان میں کہا تھا۔ کہ رسہ گلے میں ڈال۔ اس شدید حادثہ میں تمام احمدیہ جماعت قادیان اور تمام ہندو مسلمان اور سکھ شرفاء کو چوہدری صاحب موصوف سے ہمدردی ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جنہوں شرم و حیا کا جامہ اتار کر بے حیائی کا لباس پہن لیا ہے اور سلسلہ کی عداوت میں اندھے ہو کر ایسی موت پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب اور انکے تمام کنبے کو صبر کی توفیق دے (آمین)

جدید ملک معظم کی تخت نشینی کے متعلق پریوی کونسل کا اجلاس

اور

ارکان پالیمنٹ کا حلفِ وفاداری

لنڈن۔ ۲۱؍ جنوری۔ پریوی کونسل کے ارکان کا مکمل اجلاس جن کی تعداد تین سو تک پہونچتی ہے۔ صرف اسی وقت منعقد ہوتا ہے۔ جب بادشاہ کی تخت نشینی کی رسم بجا لائی جائے۔ چنانچہ آج سہ پہر کو قصر سینٹ جیمز میں یہ اجلاس منعقد ہوا۔ عوام کا ہجوم اپنے ملک کے سربرآوردہ انسانوں کے اجتماع کو دیکھنے کے لئے جمع ہو گیا تھا۔ پریوی کونسل کے ارکان میں سے اکثر نے ماتمی لباس پہن رکھا تھا۔ چار بجے شام سے قبل بادشاہ اپنے قصر سے نکل کر دیوان خاص میں آ گئے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈیوک آف گلاسٹر اور ڈیوک آف یارک بھی اجلاس میں حاضر تھے۔ پریوی کونسل کا اجلاس ایک گھنٹہ تک ہوتا رہا۔

لنڈن۔ ۲۱؍ جنوری۔ نئے بادشاہ کی وفاداری کا حلف اٹھانے کے لئے شام کے چھ بجے امراء اور عوام پارلیمنٹ کے ایوانوں میں ماتمی لباس پہنے داخل ہوئے۔ غیر ملکی سفیر دار العوام کی گیلریوں سے تمام کارروائی دیکھ رہے تھے۔ جب سپیکر ایوان میں داخل ہوا۔ تو تمام آوازیں ختم گئیں اور تمام ممبر سروقد کھڑے ہو گئے۔ جونہی سپیکر بیٹھا ایوان کے دبیر نے اس کے سامنے انجیل مقدس اور حلف کے تحریر شدہ الفاظ رکھ دیئے۔ حلف کے الفاظ یہ ہیں "میں خدا کی قسم کھا کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں۔ کہ ملک معظم شاہ ایڈورڈ کا وفادار رہونگا۔ اور ان کے جائز وارثوں اور جانشینوں کی بھی فرمانبرداری کرونگا۔ خدا میری مدد کرے"

خود حلف وفاداری اٹھانے کے بعد سپیکر نے دوسرے ارکان سے حلف لینا شروع کیا۔ سب سے پہلے ارکان کابینہ و وزراء مخالف جماعت کے قائدین سے حلف لیا گیا۔ اس کے بعد عقب کے بنچوں کی باری آئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حلف لینے میں کئی دن صرف ہوں گے۔

دار الامراء میں ایک دلچسپ بات یہ تھی۔ کہ چبوترے پر نئے بادشاہ کے لئے ایک سرخ تخت بچھا ہوا تھا۔ حالانکہ گذشتہ ربع صدی میں وہاں بادشاہ کی ملکہ اور شہزادہ ویلز کے لئے بھی علیحدہ تخت بچھائے جاتے تھے۔

ایوان میں کافی ہجوم تھا۔ دعا کے بعد چانسلر نے صاف آواز میں حلف وفاداری لیا اور اس کے بعد لارڈ ہیلی فیکس پلائی موتھ اور تین سو دیگر امرا نے حلف وفاداری لیا۔ امراء کی خواتین ماتمی لباس پہنے گیلریوں سے نظارہ کر رہی تھیں۔

(اگلے ماہوار ایڈیشن کی ابھی سے انتظار کریں)

حضور ملک معظم و شاہنشاہ ہند کے مختصر حالات زندگی

حضور بادشاہ جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ آف ویلز ۲ جون ۱۸۶۵ء روز شنبہ کو ایک بجکر ۱۸ منٹ پر مارلبرو ہاؤس میں پیدا ہوئے۔ اس وقت آپ کے والد ماجد کے علاوہ زچہ خانہ میں لارڈ چمبرلین اور بیگمات موجود تھیں۔ لنڈن گزٹ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری اسی روز اس شہر میں مشتہر ہوگئی۔ جس پر ہر ایک شخص نے خوشی منائی۔ اسی سال ۷ جولائی کو ونڈسر کیسل میں نام رکھنے کی رسم ادا کی گئی۔ ڈچز آف کیمبرج آپ کی دینی ماں اور ڈیوک آف کیمبرج دینی باپ بنے۔ پیدائش کے ایک ماہ بعد ہی اتفاقاً شب کو آپ کی خواب گاہ کو آگ لگ گئی۔ مگر آپ مع اپنے بھائی اور والدہ معظمہ کے فوراً کمرے سے علیحدہ کر دیئے گئے۔

دوران قیام انگلستان میں آپ کی پرورش مارلبرو ہاؤس یا سینڈرنگھم میں ہوتی تھی۔ اور خود آپ کی مادر محترمہ آپ کی تعلیم و تربیت میں بنفس حصہ لیتی تھیں۔ چنانچہ منجملہ اپنے اور بچوں کے آپ کی بسم اللہ بھی جنابہ موصوفہ ہی نے فرمائی تھی۔ اور جرمنی اور فرانسیسی زبانوں میں گفتگو کرنے کے لئے جرمن اور فرنچ لیڈیاں مقرر کردی تھیں۔ مذہبی تعلیم پادری جان نیل ڈالٹن کے سپرد تھی اگست ۱۸۷۱ء میں زمانہ تعطیل ہمبرگ میں۔ شہزادی مے آف ٹک صاحبہ (موجودہ ملکہ کے ساتھ) آپ کو کھیلنے کا موقع ملا۔ فیاض قدرت نے بچپن ہی سے سلفور والا کو زندہ دلی۔ خوش مزاجی۔ اور تیز فہمی عطا فرمائی ہے چنانچہ پادری مارلبر فورس ایک خط میں اپنے ایک دوست کو لکھتے ہیں۔ کہ ”جارج بہت خوش مزاج تیز اور زندہ دل ہے“

اسی طرح تیراکی اور شہسواری اور کرکٹ کا شوق بھی آپ کو خورد سالی ہی سے تھا۔ جب آپ کی عمر ۱۲ سال کی ہوئی تو آپ کی تعلیم کا مسئلہ اراکین خاندان شاہی کے روبرو پیش ہوا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اور شہزادوں کی طرح آپ بھی ایٹن کالج میں بھیجے جائیں گے۔ مگر ملک معظم مرحوم نے آپ کے لئے بحری تعلیم پسند فرمائی اور آپ مع شہزادہ البرٹ وکٹر کے ۵ جون ۱۸۷۷ء کو جہاز برطانیہ پر بھیجے گئے۔ اور دو سال تک کپتان فیر فیکس کی ماتحتی میں کام سیکھتے رہے۔ مسٹر لائیس آپ کے خاص استاد تھے۔ جہاز پر آپ میں اور دوسرے طالب علموں میں اتنا فرق تھا کہ آپ کو رہنے کے لئے ایک کمرہ علیحدہ دیا گیا تھا۔ جب آپ نے اس جہاز پر تعلیم پالی تو ۱۵ جولائی ۱۸۷۵ء آپ جہاز بیکانٹی پر بھیجے گئے۔ اس جہاز پر علاوہ مسٹر لائیس کے آپ کی تعلیم کے لئے ریورینڈ جے این ڈالٹن بھی مقرر کئے گئے۔ یہ جہاز جس سکاڈرن میں تھا۔ وہ ہیرالجرال آف کلین ولیم کے سپرد تھا۔

۱۸۷۹-۸۲ء تک آپ کو تمام دنیا کے گرد سفر کرنا پڑا اور آپ کو تمام دنیا کے گرد سفر کرنا پڑا اور آپ نے جزائر غرب الہند جنوبی امریکہ۔ کیمپ کالونی۔ آسٹریلیا۔ فجی۔ جاپان۔ چین۔ سنگاپور۔ سیلون۔ نہر سویز۔ مصر۔ بیت المقدس۔ اور یونان۔ کی سیر فرمائی۔ آپ اپنے ساتھیوں میں نہایت ہی ہر دلعزیز ہوگئے تھے۔ آپ جہاں کہیں جاتے سب آپ کا خلوص دل سے خیر مقدم کرتے تھے۔ شہزادہ نے اپنے میزبانوں پر اپنے اعلیٰ اخلاق و اوصاف کا اثر ڈالا۔ آپ نے اپنا سفر نامہ بھی مرتب فرمایا۔ جو ۱۸۸۶ء میں شائع کیا گیا۔ اس سفر کے متعلق ایک یہ لطیفہ بھی قابل ذکر ہے۔ کہ ایک مرتبہ لنڈن میں یہ بات مشہور ہوگئی۔ کہ شہزادوں (یعنی آپ نے اور آپ کے بھائی شہزادہ وکٹر نے) اپنے ناک پر لنگر کی شکل کھدوائی اور آپ کے والدین ڈاکٹروں کو ہزاروں روپے اس شرط پر دینا چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح ناک سے یہ نشان صاف ہو جائیں۔ اس گپ کو آپ نے اپنے روزنامچہ میں بھی لکھا ہے۔

دوران سیاحت میں آپ جہاں جہاں پہنچے نہایت تپاک سے خیر مقدم کیا گیا۔ اور ہر کہ و مہ نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ چنانچہ برج ٹوئن میں حبشنوں نے اپنے زیور اتار کر آپ پر تصدق کئے۔ ایک بوڑھی عورت نے جارج سوم کے وقت کی ایک اشرفی نذر کی جس کو آپ اب تک اپنی گھڑی کی زنجیر میں لگائے ہوئے ہیں۔ جب آپ کا جہاز خط استوا کے جنوب میں پہنچا تو آپ کے ہمراہی ملاحوں نے عجیب عجیب کھیل کئے۔ جس میں سے ہر ایک میں آپ اور شہزادہ وکٹر شریک رہے۔ آخر آپ کا سفر مع الخیر ختم ہوا۔ اور آپ نے جہازرانی کے متعلق مختلف انتظامات پاس کر کے متعدد عہدے پائے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ جب آپ ۱۸۹۰ء میں جہاز ”تھرش“ کے کپتان تھے۔ تو سالونیکا میں ایک ترکی پاشا سے ایسے وقت میں ملنے کا اتفاق ہوا۔ جب کہ آپ کوئلہ بھروانے کے کام پر متعین تھے۔ اور آپ کے کپڑے اور ہاتھ اور منہ سب کالے ہو رہے تھے۔ پاشا کو آپ کی یہ حالت کذائی دیکھکر سخت حیرت ہوئی۔ اور اس نے بمشکل آپ کو شہزادہ تسلیم کیا۔ ۱۸۹۲ء میں جب آپ کمانڈر تھے۔ کہ یکایک آپ کے نے جو ولیعہد سلطنت ہونے والے تھے انتقال کیا۔ اور آپ کے کارنامہ ملازمت کی فصل شاہی باب کتاب سے مبدل ہوگئی۔ ۲۵ مئی ۱۸۹۲ء کو ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے آپ کو ”ڈیوک آف یارک“ ”ارل آف ورنس“ اور ”بیرن آف کلارنی“ کے خطابات سے مفتخر فرمایا۔ اسی سال ۱۷ جون کو اپنے مرتبہ کے فرائض ادا کرنے کا پارلیمنٹ میں حلف اٹھایا۔ اور وہیں لارڈ سالسبری نے آپ کے ذاتی خصائل بیان کئے۔ مئی ۱۸۹۳ء آپ کی شادی اپنے مرحوم بھائی کی منگیتر پرنسس وکٹوریہ آف ٹک سے ہوئی۔ اس مبارک موقع پر بادشاہ و ملکہ ڈنمارک شامل تھیں شہزادہ جرمنی۔ مہاراجہ صاحب کپور تھلہ اور راجہ صاحب گونڈل موجود تھے۔ ۱۸۹۷ء میں جب ہندوستان میں قحط پڑا تو آپ نے غریب ہندوستانیوں کے لئے ایک رقم کثیر عطا فرمائی۔ آئرلینڈ کا سفر کیا ۱۸۹۸ء میں آپ نے کے افتتاح کی رسم ادا کی۔ ۱۸۹۹ء میں آپ نے آئرلینڈ کا سفر کیا۔ جنوری ۱۹۰۱ء میں ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے وفات پائی تو آپ کو ڈیوک آف کارنوال۔ ڈیوک آف وکٹر۔ ارل آف کیرک بیرن آف رن فریو اور گریٹ سٹوڈ آف کاٹلینڈ کے خطابات مرحمت ہوئے

اسی سال آپ کو کنیڈا۔ آسٹریلیا و جنوبی افریقہ کا سفر کرنا پڑا۔ جس کے بعد آپ پرنس آف ویلز بنائے گئے۔ ۱۹۰۱ء میں آپ کو اعزازی امیر البحر بنائے جانے کا افتخار حاصل ہوا۔ اور نومبر ۱۹۰۵ء کو آپ نے ہندوستان کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رشک گلزار بنایا۔ آپ کا پروگرام سیاحت ہند بہت کچھ آپ کے پدر محترم حضور ملک معظم کے مشورے سے تیار کیا گیا۔ جس میں حضور رفیع الشان نے حیدرآباد دکن میسور گوالیار۔ کشمیر۔ اندور۔ جیپور۔ اودھے پور۔ بیکانیر۔ الور وغیرہ وغیرہ ریاستوں کو بھی آپ نے قدوم فرخ لزوم سے متفخر کا موقع دیا ہے۔

شہزادہ والا قدر کو ٹکٹ جمع کرنے کا بڑا شوق ہے۔ اور کبوتروں سے بھی خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن ہندوستانیوں کی طرح نہیں۔ بلکہ شاہانِ ایران کی مانند۔ آپ بھی ان سے قاصد کا کام لیتے ہیں۔ آپ کو کاشتکاری کی قیمتی معلومات حاصل ہیں۔

مباہلہ پنڈی بھٹیاں کیلئے مسلسل دعا

یہ مباہلہ غیر احمدیوں کے چیلنج پر حضرت امیر المومنین کی اجازت سے صداقت مسیح موعود پر کیا گیا تھا۔ جس میں فریقین کے آٹھ آٹھ آدمی شامل ہیں۔ اور اس کی ایک سال کی مدت ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء کو ختم ہوتی ہے۔ غیر احمدی شرارتوں اور گالیوں میں بڑھ رہے ہیں۔ اور منظم طور پر احمدیوں کے درپے آزار ہیں۔ اس مباہلہ کے نتیجہ کی انتظار تمام علاقہ میں دور دور تک کی جا رہی ہے۔ کئی لوگ نشان کو دیکھ کر احمدیت میں داخل ہونے کی امید دلاتے ہیں۔ چونکہ یہ مباہلہ جماعتی صورت میں ہوا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید اسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت حضرت مسیح موعود اور احمدیت کی فتح کا ایک نہایت ہی اہم سوال ہے اس لئے اس کی اہمیت کو یاد دلاتے ہوئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مابہ الامتیاز نشان کے ساتھ احمدیت کو فتح دے۔ اور دنیا پر ظاہر کر دے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی طرف سے سچے رسول ہیں۔ نیز ہمارے گناہوں سے چشم پوشی فرما کر پنڈی بھٹیاں میں احمدیت کو پھیلا دے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور حفاظت چاہنے والے

مباہلین

(خاکسار غلام محمد عابد)

اگلے ماہوار ایڈیشن کی ابھی سے انتظار کریں

خودکنی وخودکنانی کار را
خود تورونق دہی آں بازار را

از قلم صوفی فضل الٰہی صاحب احمدی بمبئی والے

گزشتہ سے پیوستہ

صبح کی نماز کے بعد خاکسار مسجد سے نکل کر کس مپرسی کی حالت میں جگہ کی تلاش کے لئے ادھر ادھر پھرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر پھرا تھا کہ اچانک ایک بازار میں اپنے ایک ہموطن دوست پر جن کا نام گلزمان خاں تھا نظر پڑی۔ ان کو پکار اگیا۔ وہ آواز سنتے ہی مجھے دیکھکر میرے پاس آئے اور بڑی محبت سے ملے اور اپنے مکان پر لے گئے۔ اُن دنوں گل زمان خاں بمبئی میں ملازم تھے۔ اب وہ اپنے وطن میں ہیں۔ کچھ تجارت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو صداقت کے قبول کرنے کا موقعہ عنایت فرمائے۔ (آمین)

بمبئی جیسے شہر میں اتنا جلدی اپنی کسی تدبیر سے ایک ناواقف آدمی کو بغیر کسی پتہ کے کسی دوست کا مل جانا سوائے خدا تعالےٰ کے رحم اور تصرف کے ناممکن امر ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے بمبئی کو دیکھا ہوا ہے۔ وہ خود پکار اٹھینگے۔ کہ ؎

خودکنی وخودکنانی کار را
خود تورونق دہی آں بازار را

خاکسار کو بمبئی میں ملازمت کا خیال لے گیا تھا۔ ملازمت کی تلاش شروع کی۔ خدا تعالےٰ نے دس پندرہ یوم کی تلاش پر ایک مسلمان سیٹھ کے بچوں کو پڑھانی پر لگا دیا۔ مسلمان سیٹھ ملازمت کے بعد ہر روز سختی ہی سے پیش آتا۔ اور خاکسار کے السلام علیکم کا جواب تک بھی نہ دیتا۔ آخر ایک دن جب اس کی سخت کلامی حد سے بڑھتی ہوئی دیکھی تو یہ خیال کرکے کہ مسلمان ذلیل نہیں ہوتا۔ ترک ملازمت کا خیال لے کر اس کے بنگلہ سے باہر نکل آیا۔ اس کے پاس میری تنخواہ کے قریباً ساٹھ روپے جمع تھے۔ ان روپوں کا مطالبہ بھی غیرت کے خلاف سمجھا گیا۔ لیکن جب بنگلہ سے باہر نکلا۔ اپنی بیکسی کو دیکھتے ہوئے آنسو جاری تھے۔ اور یہ بھی کہ اس روز خاکسار کے پاس صرف ایک اٹھنی اور ایک پیسہ تھا۔ خدا تعالیٰ کی بے نیازی ایک سائل کے سوال کرنے پر جلدی میں اسکو اٹھنی چلی گئی۔ پھر سائل سے واپس لینا مناسب نہ سمجھا گیا۔ اس شام کو خاکسار نے اپنی چادر دودھ والا کے پاس رکھ کر کچھ تھوڑی بہت روٹی کھائی۔ یہ نقشہ بھی ع

خودکنی وخودکنانی کار را

کا ہی مضمون تھا۔

تین چار یوم دعائیں کرتے کرتے گزرے۔ چوتھے روز کی شام کو جبکہ خاکسار ایک گلی سے گزر رہا تھا۔ کہ وہی سیٹھ صاحب جن کی ملازمت کو چھوڑا تھا سامنے آگئے۔ اور بڑی عاجزی اور انکساری سے السلام علیکم کہا۔ لیکن یہ خیال کرکے کہ اس نے خاکسار کے السلام علیکم کا کبھی جواب نہیں دیا تھا۔ مجھے بھی اس کے السلام علیکم کا جواب نہیں دینا چاہیئے السلام علیکم کا جواب نہ دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے
اگر سوچو یہی دار الجزا ہے
بدی کا پھل بدی اور نامرادی
فسبحان الذی اخزا الاعادی

سیٹھ صاحب نے خدا تعالیٰ کا واسطہ دیکر خاکساری سے کہا۔ کہ برائے خدا خفگی معاف فرمادیں۔ اور میرے ساتھ چل کر کم از کم اپنی تنخواہ تو لے لیں۔

الغرض سیٹھ صاحب کی انکساری اور بار بار اللہ تعالےٰ کے واسطوں نے خاکسار کو اس کے بنگلہ پر جانے کے لئے مجبور کر دیا۔ بنگلہ پر جانے کے بعد معلوم ہؤا۔ کہ جس روز سے خاکسار نے ملازمت چھوڑی تھی۔ اس روز سے اس کے تمام کنبے کو ایک عجیب اور سخت مرض نے گھیرا ہوا ہے۔ بیماری کا ذکر کرنے کے بعد سیٹھ صاحب کہنے لگے یہ بیماری اور مصیبت آپ کی بددعا کا نتیجہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہم سے ناراض ہیں۔ آپ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میرے کنبے کو اس مصیبت اور بیماری سے نجات دیدے۔ سیٹھ صاحب کے بار بار کہنے اور انکساری کرنے پر دعا کی تحریک ہوئی۔ تمام رات خاکسار اس کے کنبے کے لئے دعائیں کرتا رہا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے رحم وکرم سے ایک ہی دن میں سیٹھ صاحب کے اور عجیب مرض سے نجات دیدی۔ سیٹھ صاحب نے مصیبت کی نجات کی خوشی میں کئی ہزار روپیہ دیا جس روپیہ کو خاکسار نے کچھ عرصہ تک خدا تعالےٰ کی راہ میں دل کھول کر خرچ کیا۔ خدا تعالےٰ سے درخواست ہے۔ کہ وہ قبول فرمادے۔ آمین۔

اور یہ بھی کہ ضروریات کی کئی چیزیں وائٹ وے لیڈلا کمپنی بمبئی سے خریدیں۔ یقیناً وہ دعا قبول ہوئی جو بمبئی میں داخل ہونے پر وائٹ وے لیڈلا کمپنی کے پاس سے گزرنے پر کی گئی تھی اور وہ دعا یہ تھی۔ کہ

”اے خدا اے خالق مالک بحر و بر اے پادشاہ ارض وسما۔ تو اپنی تدبیر اور رحم سے فضل الٰہی کو بھی اس دوکان سے چیزیں خریدنے کی توفیق دینا۔ تو تو قادر اور ارحم الراحمین ہے۔“

یہ جو کچھ بھی ہؤا۔ خدا تعالیٰ کے تصرف اور منشاء کا نتیجہ تھا۔ اور نہایت دل کش پیرائے میں

خودکنی وخودکنانی کار را
خود تورونق دہی آں بازار را

کا ایک پوشیدہ اور چھپا ہؤا پیغام تھا۔ والسلام۔

آئندہ انشاءاللہ تعالےٰ

خودکنی وخودکنانی کار را

کے زیر عنوان یہ لکھا جائیگا۔ کہ خاکسار نے ہندوستان کے مختلف شہروں میں کیسے کیسے صداقت کے شیدائیوں اور کیسے کیسے صداقت کے دشمنوں کو دیکھا۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خودکنی وخودکنانی کار را
خود تورونق دہی آں بازار را

کے زیر عنوان پہلے بھی ایک مضمون ہدیہ ناظرین کیا جاچکا ہے۔ ذکر کردہ الفاظ مبارک بظاہر تو چند حروف ہی کا ایک مجموعہ ہیں۔ لیکن غور وفکر کرنے والے مذہبی انسانوں کے لئے یہ چند حروف بھی عرفانِ الٰہی اور اس عبرت کی ایک تفسیر ہیں۔ ہر ایک انسان خدا تعالیٰ کے قول مبارک لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم کے ماتحت کچھ نہ کچھ نیک جذبات اپنے اندر رکھتا ہے بہت سے انسانوں کو اپنے اندر چھپے ہوئے نیک جذبات وارادات کے اظہار کا موقعہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے مل جاتا ہے۔ اور بہت سے ایسے انسان ہیں جن کو اپنے نیک جذبات اور ارادات کے اظہار کا موقعہ اپنی کسی غلطی یا کمزوری یا خدا تعالےٰ کے کسی چھپے ہوئے ارادہ کے ماتحت نہیں ملتا۔ مبارک ہیں وہ انسان جن کو خدا تعالےٰ کے فضل ورحم سے اپنے نیک جذبات وارادات کے اظہار کی توفیق اپنی زندگی میں ہی مل جائے۔

درحقیقت نیک جذبات وخیالات کا اظہار نوع انسان کے اندر نیکی کے بیج کی کاشت ہے۔ اور اور خدا تعالےٰ کے منشاء اولہ ارادہ ابدی کو پورا کرتا ہے خدا تعالےٰ کے انبیاء اپنے اپنے زمانوں میں انہیں منشور کرکے اندر نیکی کی تخم ریزی خدا تعالےٰ کے ارادہ قدیمی کو احسن طور پر پورا کرنے کی خاطر کرتے رہے ہیں۔

خاکسار بھی اپنی طاقت وقوت کے موافق خدا تعالےٰ کے فضل ورحم پر بھروسہ کرتے ہوئے نیکی کی تخم ریزی کا ہی جذبہ ایمان رکھتا ہے۔ کہ خدا تو اپنے رحم وکرم سے ہمیں بھی نیک خیالات کے اظہار پر توفیق اور زمانہ عنایت فرما۔ تو تو ارحم الراحمین ہے۔

خاکسار پر ایک وقت تھا۔ اور ایک زمانہ تھا۔ کہ نیکی اور نیک خیالات کے اظہار کو ریا وغرور سمجھتا تھا۔

چونکہ ریاء خدا تعالےٰ کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے۔ اس خیال سے کبھی بھی کہیں نیکی کا اظہار نہ کیا کرتا تھا۔ کچھ عرصہ ہؤا۔ خدا تعالےٰ نے دل سے یہ خیال کہ نیکی کا اظہار ہی نہ کیا جائے نکال ڈالا۔ اور اس خیال کی جگہ یہ خیال پیدا کیا گیا۔ کہ اگر ظاہر اور باطن کے ایمانی خیالات یکساں ہوں تو پھر نیکی اور نیک خیالات کے اظہار بہت زیادہ ثواب اور اجر کے موجب ہیں۔

خدا تعالےٰ کا ارشاد۔ ومن احسن قولاً ممن دعا الی اللہ وعمل صالحاً وقال اننی من المسلمین اس طرف رہبری کر رہا ہے خاکسار کے خیال کی ذکر کردہ تبدیلی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد مبارک ؎

خودکنی وخودکنانی کار را

کی مصداق ہے۔

(باقی آئندہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ

حضرت سید ناصر شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

گذشتہ سے پیوستہ

شاہ صاحب کی موجودہ شادی الہام الٰہی کے ماتحت ہوئی

شاہ صاحب کی موجودہ شادی کا واقعہ بھی عجیب واقعہ ہے۔ جسے شاہ صاحب نے یوں بیان فرمایا تھا۔

غالباً ۱۸۹۸ء کا ذکر ہے۔ کہ میں قادیان آیا۔ میری پہلی بیوی فوت ہو چکی تھی۔ پھر دوسری شادی کی وہ بھی فوت ہو گئی۔ پھر تیسری شادی کی۔ مگر اس سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جب میں قادیان آیا تو حافظ حامد علی صاحب نے کہا کہ حضرت صاحب سے کیوں نہیں کہتے۔ دنیا میں سب خواہشات سے بڑھ کر اولاد کی خواہش ہوتی ہے۔ حضرت صاحب سے کہکر دوسری شادی کر لو۔ میں نے کہا مجھے آئے ہوئے تین دن ہو گئے ہیں۔ مگر حضور سے باتیں کرنے کا موقع اب تک نہیں ملا۔ تم خود جا کر کہو۔ انہوں نے کہا اچھا میں بھی جاتا ہوں۔ غرض وہ حضور علیہ السلام کے پاس چلے گئے۔ اور عرض کیا۔ کہ ناصر شاہ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا "اندر بلا لاؤ" اگست کا مہینہ تھا۔ گرمی کے دن تھے۔ میں حضور کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے فرمایا یہاں گرمی ہے۔ اور باہر دالان میں دری بچھی ہوئی تھی وہاں جا کر بیٹھ گئے۔ حافظ حامد علی صاحب نے عرض کیا کہ حضور ان کے اولاد نہیں ہوتی۔ آپ ان کو دوسری شادی کی اجازت دیں۔ اور ساتھ ہی حافظ صاحب نے دو تین رشتے بھی بتائے۔ حضور نے فرمایا:۔ **شاہ صاحب آپ کا کیا خیال ہے**

اولاد تو ہونی ضروری ہے۔ آپ کی شادی کو کتنے سال ہوئے ہیں؟

میں نے عرض کیا کہ دس بارہ سال ہوئے ہیں۔ فرمایا

دس بارہ سال کوئی بڑی بات نہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بیس پچیس سال بعد بھی اولاد ہوتی ہے۔ حامد علی صاحب! دوسری شادی ان کے لئے بڑا مجاہدہ ہے آپ سید ہیں۔ ان کے بھائی ہیں۔ بھاوجہ ہے۔ بیوی ہے۔ پھر سید ہیں۔ ہمارے خیال میں بہتر ہے کہ آپ پانچ سال اور انتظار کریں۔ ہم بھی دعا کرینگے اور مولوی صاحب (خلیفہ اول رض) سے دوا بھی کرینگے خدا قادر ہے۔ شاید ان میں سے ہی اولاد ہو جائے۔

میں نے عرض کیا کہ بہت اچھا۔ پھر میں یہاں سے چلا گیا۔ حضور کے ارشاد پر پانچ سال بھی گزر گئے۔ اس اثناء میں میں نے کبھی یاد نہیں کرایا۔

چھٹے سال میں یہاں چھٹی پر آیا۔ ان دنوں میاں بشیر احمد صاحب کا بڑا دالان نیا مہمان خانہ بنا تھا۔ مجھے بھی وہیں جگہ ملی۔ اوپر حضرت صاحب رہتے تھے۔ مجھے خیال آیا۔ کہ پانچ سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ مگر مجھے حضور سے ذکر کرتے شرم محسوس ہوتی تھی۔ کہ کس طرح حضور سے عرض کیا جائے۔

دو تین راتیں میں دعا کرتا رہا۔ کہ خدایا میں گنہگار اور عاجز ہوں۔ مجھے الہام کہاں ہو سکتا ہے۔ میرے بزرگ جو اوپر رہتے ہیں تو ان کو اس معاملہ کے متعلق تحریک کر۔

ان دنوں مفتی محمد صادق صاحب روزانہ ڈائری لینے کے لئے آتے تھے۔ میں بھی روزانہ دیکھ لیا کرتا تھا۔ تیسرے یا چوتھے روز میں نے ڈائری دیکھی۔ اس میں ایک یہ بھی الہام درج تھا:۔ کہ

"بہتر ہے اور نکاح کر لو"

اس کے نیچے لکھا تھا **"معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ کس کی نسبت ہے"**

غرض میں الہام پڑھ کر ہنس پڑا۔ مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ تم کیوں ہنسے؟ مگر میں نے ٹال دیا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ میری دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ کہ حضور کو یہ الہام ہوا۔

مولوی عبد اللہ صاحب سنوری میرے دوست تھے۔ ان سے بے تکلفی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے پھر شادی کے بارہ میں حضرت صاحب کو یاد نہیں کرایا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو ذکر نہیں کیا۔ مولوی صاحب کہنے لگے ابھی رقعہ لکھو غرض حضور علیہ السلام کو رقعہ لکھا۔ حضور فوراً باہر تشریف لے آئے۔ اور معزز مہمانوں کا باورچی خانہ تھا حضور صحن میں ٹہلنے لگ گئے۔ مولوی عبد اللہ صاحب نے مجھے کوہنی ماری کہ حضرت صاحب سے کہو۔ میں نے کہا تم۔ خیر حضور سے ذکر ہوا۔ حضور نے فرمایا۔ "کتنے سال ہو گئے ہیں" میں نے عرض کیا پانچ سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

آپ ٹہلتے ٹہلتے رک گئے۔ اور فرمایا:۔ "شاہ صاحب! آپ نے بڑا استقلال دکھایا۔ اب خدا کے نزدیک آپ بچے ہیں۔ آپ دوسرا نکاح کر لیں۔ پھر آپ ٹہلنے لگ گئے۔ اور عین اسی جگہ جہاں پہلے ٹھہر گئے تھے۔ رک کر فرمایا:۔ **آپ نے کوئی جگہ تجویز بھی کی ہے؟**

میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے کوئی تجویز نہیں کی آپ عین اسی جگہ ٹہلتے ٹہلتے کھڑے ہو گئے اور فرمایا:۔

آپ کو کس ملک میں پسند ہے کشمیر میں۔ ہندوستان میں۔ پنجاب میں ہم خود خیال رکھیں گے۔ آپ بھی خیال رکھیں۔

میں نے کہا بہت اچھا۔ مفتی محمد صادق صاحب ظہر کی نماز میں گئے۔ تو فرمایا:۔

مفتی صاحب ایک نوٹ اخبار میں شائع کر دیں۔ آپ کا نام نہ ہو۔ بلکہ حالات ہوں۔

مفتی صاحب نے ایک لمبا نوٹ لکھ کر حضرت صاحب کو دکھایا۔ آپ نے سر ہلایا اور فرمایا:۔

اس طرح نہیں۔ کاغذ لاؤ ہم خود لکھیں گے

حضور نے کاغذ قلم دوات لے کر اس وقت نوٹ لکھا

کہ ایک معزز شخص ریاست میں ملازم ہے۔ اس کو نکاح ثانی کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب چاہیں تو ہم سے خط و کتابت کریں۔

پھر آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:۔

جو خط آئیں گے ہم رجسٹری کر کے آپ کو بھیج دیں گے۔ آپ بھی خط رجسٹری بھیجیں۔

میرے جانے کے بعد روزانہ بہت سے خطوط آتے۔ حضور وہ مجھ کو بھیج دیتے۔ اور میں اپنے بڑے بھائی افضل شاہ صاحب کو دیتا۔ کہ آپ مختار ہیں جس جگہ کو مناسب سمجھیں۔ لکھ دیں۔ غرض ہندوستان سے بھی خط آئے پنجاب سے بھی آئے۔ کشمیر سے بھی آئے۔

ایک دن حضرت ام المومنین نے حضرت صاحب سے فرمایا:۔ آپ سید ناصر شاہ صاحب کی شادی کی فکر میں ہیں۔ مگر آپ کے پاس مرزا یعقوب بیگ صاحب کی ہمشیرہ ہے۔ آپ نے دیکھی ہوئی ہے۔ ان سے شادی کرا دو۔ حضور علیہ السلام نے یہ بات مجھے لکھی۔ کہ گھر میں اس طرح کہا گیا ہے اس کے متعلق آپ اپنی رائے لکھیں۔

میں نے وہ چٹھی بھی بھائی صاحب کو دیدی۔ بھائی صاحب نے کہا۔ کہ میرا خیال ہے۔ کہ یہ جگہ ٹھیک ہے۔ میں نے کہا پھر حضور کو لکھدو۔ حضور کو اطلاع دیدی گئی۔ میں پانچ دس روز کی چھٹی لیکر آگیا۔ حضور کو خیال تو تھا ہی آپ نے مرزا یعقوب بیگ صاحب سے کہا کہ **اس طرح ضرورت ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔** انہوں نے جواب دیا۔ کہ حضور میرا جان و مال آپ پر قربان ہے۔ حضور کو اختیار ہے۔ جو حضور کی مرضی ہے کریں۔ پھر حضرت صاحب نے مفتی صاحب سے کہا

کہ ناصر شاہ سے کہدو کہ انہوں نے منظور کر لیا ہے۔ مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی آئے ہوئے ہیں۔ اور شاہ صاحب بھی آئے ہوئے۔ بہتر ہے کہ نکاح ہو جائے

غرض نکاح ہو گیا۔ نکاح کے بعد یا تو ایک اولاد بھی نہ ہوتی تھی۔ یا پھر خدا کے فضل سے دس بچے ہوئے اس وقت چار لڑکے اور دو لڑکیاں موجود ہیں تین چار بچے فوت بھی ہو گئے ہیں۔

یہ حضور کی دعاؤں اور کوشش کا نتیجہ ہے۔

شاہ صاحب کا قادیان میں مکان بنوانا

غالباً ۱۸۹۸ء یا ۹۹ء کا واقعہ ہے۔ میں قادیان میں آیا اس زمانے میں شیخ یعقوب علی صاحب کے مکان کی زمین صرف خرید کی گئی تھی۔ اور ابھی مکان تعمیر نہیں ہوا تھا۔ حکیم فضل الدین صاحب نے فرمایا کہ شاہ صاحب! آپ نے مکان تو بنانا ہی ہے۔ اس وقت کوڑیوں کے مول زمین ملتی ہے۔ خرید لیں شیخ یعقوب علی صاحب کے مکان سے دو مکان چھوڑ کر ایک جگہ دیکھی۔ اور پھر حضرت صاحب کی خدمت میں اجازت کے لئے حاضر ہوا۔ عرض کیا۔ کہ حضور میں مکان کے لئے زمین لینا چاہتا ہوں۔ اور حکیم فضل الدین صاحب نے موقع بھی پسند کر لیا ہے۔ اگر حضور اجازت دیں تو لے لیں۔ فرمایا "کس جگہ" (ان دنوں یہاں صرف پرائمری سکول ہی مشہور عمارت تھی) میں نے عرض کیا۔ حضور پرائمری سکول سے ورلی طرف۔ آپ نے فرمایا:۔

شاہ صاحب وہ تو بہت دور ہے۔ ہم دعا کر کے کل بتائیں گے۔

غرض دوسرے روز ہم پھر حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا حضور وہ بیعانہ مانگتا ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے دوست ہمارے پاس ہی رہیں۔ آپ اور آپ کے بھائی صاحب آپ کی بھاوجہ صاحبہ ابھی سب باہر ہیں جب آپ آئیں گے تو ہم خود آپ کے لئے جگہ تجویز کریں گے۔ جب آپ فارغ ہو کر آئیں گے۔ تو ہم اپنے پاس آپ کو جگہ دیں گے۔

اس کے بعد ہم نے مکان کا ارادہ ترک کر دیا۔ پھر جب ۱۹۱۷ء میں میں ریٹائر ہو کر آیا۔ تو ام المومنین سے مکان کے لئے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا جو جگہ آپ کو پسند ہو لے لیں۔ اگر گاؤں کے اندر پسند ہو تو اندر اگر باہر پسند ہو تو باہر لے لیں۔ میرے بھائی فضل شاہ صاحب نے کہا۔ کہ ناصر شاہ! حضور نے تو فرمایا تھا کہ اپنے پاس جگہ دینگے۔ اگر جگہ باہر خرید لی تو پھر ہم دور ہی رہے۔ غرض موجودہ مکان کی جگہ تجویز ہوئی۔ یہ جگہ ایک ہندو کی تھی۔ اور حضرت صاحب کے مکان سے ابھی فاصلہ تھا۔ مگر بھائی نے کہا کہ اگرچہ یہ جگہ دور ہے۔ مگر پھر بھی باقی جگہوں سے نزدیک ہے۔ مگر اب خدا تعالیٰ کی شان دیکھو کہ قصر خلافت تعمیر ہو گیا ہے۔ اور صرف ایک اینٹ کا فرق رہ گیا ہے۔ یہ حضور کی پیشگوئی تھی۔ جو مکان کے رنگ میں اس طرح پوری ہوئی۔

(اسی سلسلہ میں مکرمی مرزا اعظم بیگ صاحب جو شاہ صاحب کے نسبتی فرزند ہیں۔ انہوں نے الفضل میں آپ کے حالات پر کچھ باتیں لکھی ہیں۔ میں پسند کرتا ہوں کہ ان کو بھی اس جگہ درج کر دوں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

حضرت سید ناصر شاہ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت قدیمی اور ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ یکم جنوری ۱۹۳۶ء اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ آپ کشمیر میں ایس ڈی او تھے۔ اور پنشن لینے پر دار الامان میں ہجرت کر آئے آپ کا اصلی وطن لاہور تھا۔ وہاں کا مکان فروخت کر کے آپ نے وہ مکان بنایا۔ جو قصر خلافت سے ملحق ہے۔ آپ سنایا کرتے تھے۔ کہ دوران ملازمت میں میں نے ایک دفعہ انتہائی خواہش کی۔ کہ ملازمت چھوڑ کر قادیان آجاؤں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ جس چیز سے مشیت ایزدی کے ماتحت آپ سے تعلق پڑا ہے۔ اسکو ہرگز ہرگز نہ چھوڑو۔ مکان کے متعلق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آپ نے عرض کیا۔ کہ حضور میرا ارادہ ہے کہ میں یہاں مکان بناؤں تو آپ نے فرمایا۔ شاہ صاحب ابھی آپ ٹھہریں۔ ہم آپ کو اپنے پاس جگہ دیں گے۔

دار الامان میں آکر آپ افسر مہمان خانہ اور پھر آپ افسر تعمیرات کی خدمت سر انجام دیتے رہے۔ مرض الموت کے شروع ایام میں درخواست لکھ کر دے دی۔ کہ مجھ سے اب کام نہیں ہو سکتا۔

حضرت شاہ صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو عشق تھا۔ ان کے ہمنشیں اس کا کسی قدر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ اکثر جاری رکھتے۔ اور اپنے مہمانوں دوستوں گھر والوں کو سناتے رہتے۔ انتہائی پُر کیف حالت میں اور پُر نم آنکھوں کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار جن میں تعلق باللہ کی روح پرور چاشنی مہیا کی گئی ہے۔ پڑھتے تو سننے والوں پر بھی وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی میں دو بار اور دیگر ایک دو کتب میں بھی آپ کے متعلق تفصیلی طور پر لکھا ہے۔ اس کے علاوہ ایک واقعہ بیان کرتا ہوں۔

نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب نے بہشتی مقبرہ کے راستہ پر ایک پل تعمیر کرنے کے لئے چندہ کی تحریک کی۔ تاکہ دار الضعفاء اور بہشتی مقبرہ جانے والوں کے لئے آسانی ہو جائے جب یہ تحریک کی گئی۔ آپ کشمیر میں تھے۔ آپ گھر گئے۔ اور اپنی بیوی سے پوچھا۔ کہ کیا چندہ دینا چاہیئے انہوں نے جواب دیا۔ کہ جو آپ کی مرضی ہو دے دیں شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے یہ سوچا ہے۔ کہ اب کی بار جس قدر تمہاری مرضی ہو اتنا چندہ دیا جائے اس پر انہوں نے کہا۔ اچھا پانسو روپیہ دے دیں۔ شاہ صاحب نے پوچھا کیا پانسو روپیہ آپ کے پاس ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہاں موجود ہے۔ وہ روپیہ شاہ صاحب نے لے کر اسی وقت قادیان روانہ کر دیا۔ اور یہ پل جو آج بہشتی مقبرہ کے راستہ میں موجود ہے۔ اسی چندہ سے بنا ہے۔

ایک دفعہ آپ کشمیر میں تھے۔ کہ حج بیت اللہ کے ارادہ سے روپیہ جمع کیا۔ حج کے لئے تیار تھے۔ کہ آپ کو خواب میں بتلایا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپ کی ضرورت ہے۔ جب آپ قادیان تشریف لائے۔ تو معلوم ہوا کہ نزول المسیح کا مسودہ تیار ہے۔ مگر روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے اشاعت معرض التواء میں پڑی ہے۔ آپ نے یہ سن کر اسی وقت ہزار یا ڈیڑھ ہزار روپیہ جو آپ کے پاس موجود تھا۔ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور عرض کی۔ کہ حضور میں کشمیر میں جا کر طباعت کے لئے باقی جس قدر روپیہ کی ضرورت ہے۔ وہ بھی روانہ کر دونگا۔

آپ ایک نہایت پاکیزہ زندگی رکھنے والے کم گو۔ شریف النفس۔ بے ضرر۔ سادگی پسند۔ دوستوں پر انتہائی درجہ کا اعتماد رکھنے والے عابد متقی۔ حقوق اللہ و حقوق العباد کا پورا پورا لحاظ رکھنے والے۔ بے حد رحم دل اور رقیق القلب انسان تھے۔ اس کے ساتھ ہی آپ نہائت وجیہہ اور خوش مذاق بزرگ تھے جوانی کے ایام میں آپ نے کئی سال لاہور کے اکھاڑہ بوٹا مل میں فن کشتی سیکھا۔ اور اس فن میں اعلےٰ درجہ کی مہارت حاصل کی۔ گھوڑے کی سواری اور بندوق کے نشانہ کے بھی آپ ماہر تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا تھا۔ کہ شاہ صاحب ابھی ٹھہریں ہم آپ کو اپنے پاس جگہ دیں گے۔ یہ بات اس طرح پوری ہوئی۔ کہ حضرت شاہ صاحب کو مکان کے لئے زمین ایسی جگہ ملی۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکانوں کے قریب تھی۔ مگر درمیان میں کچھ حصہ ہندوؤں کا تھا۔ بعد میں وہ خریدا گیا۔ اور وہاں پر قصر خلافت تعمیر ہوا۔ اور اس طرح شاہ صاحب کا مکان ملحق ہو گیا۔ جب قصر خلافت تعمیر ہوا۔ تو اس وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے شاہ صاحب سے اس خیال سے جو گفتگو فرمائی۔ کہ دفتر میں آدمیوں کی آمد و رفت سے آپ کو تکلیف محسوس ہوگی۔ وہ بھی اپنے اندر خادم و مخدوم کی محبت کی عجیب جھلک رکھتی ہے۔ حضرت امیر المومنین نے فرمایا۔ شاہ صاحب دفتر آپ کے رہائشی مکان کے ساتھ بن جانے کی وجہ سے آپ کو اگر تکلیف ہے۔ تو آپ اپنے مکان کی قیمت لے لیں۔ اس

مکان کو اپنے کسی مصرف میں لے آئیں گے۔ شاہ صاحب نے عرض کیا۔ اگر حضور کو میرے مکان کی ضرورت ہے۔ تو مکان کیا میرا سب کچھ حاضر ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ نہیں شاہ صاحب اگر آپ کو تکلیف ہے۔ تو پھر ہم آپ کو اس کی قیمت دے دیتے ہیں۔ شاہ صاحب نے عرض کیا۔ حضور مجھے کوئی تکلیف نہیں۔ بلکہ اس مکان میں رہائش عین راحت ہے۔

مرحوم اپنی زندگی میں ہی اپنی سب مرادوں کو پہونچ گئے۔ اور ایک نہایت ہی مطمئن قلب کے ساتھ اس جہاں سے رخصت ہوئے۔ باوجودیکہ آپ اپنے پیچھے چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گئے ہیں۔ مگر کبھی کسی وقت بھی آپ کی زبان سے ان کی بسر اوقات کے متعلق کسی تشویش کا اظہار نہیں ہوا۔ جس سے یہ ظاہر ہے۔ کہ آپ قطعی طور پر اس بات پر یقین رکھتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ خود ان کا کفیل ہوگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ادب اور احترام کی یہ کیفیت تھی۔ کہ گھر میں کبھی اونچی آواز سے نہ بولتے تھے۔ بلکہ دوسروں کو اکثر روکتے رہتے۔ کہ شور نہ کرو۔ اور کہا کرتے۔ کہ اگر اونچا بولنا ہو۔ تو اچھی بات کو اونچا بیان کرو۔ تاکہ تمہاری طرف سے نیک اور اور اچھی آواز حضرت امیر المومنین تک پہونچے۔

بیماری کے ایام میں حضرت امیر المومنین کی طرف سے اخویم یحیٰی خاں صاحب مبلغ سو روپے لے کر آئے۔ یحیٰی خانصاحب نے ہاتھ آگے بڑھا کر کہا شاہ صاحب حضور نے یہ روپیہ آپ کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے پرنم آنکھوں کے ساتھ جذبہ شکر سے لبریز ہو کر کہا جزاک اللہ۔ مگر روپیہ کو ہاتھ لگانے سے پہلے کہا۔ کہ خان صاحب اس میں سے وصیت کی رقم اور حضرت صاحب کے پچاس روپے جو میں نے بطور قرض ادا کرنے ہیں۔ وہ وضع کر کے باقی جو بچے وہ مجھے لا دیں۔ پھر بقیہ روپیہ میں سے پانچ روپے بچا کر چھوٹے لڑکے عزیز احمد کو دیئے۔ کہ یہ حضرت امیر المومنین کی طرف سے آمدہ رقم میں سے ہیں۔۔۔۔۔۔ ان کو محفوظ رکھنا۔ میری یہ خواہش ہے۔ کہ میرا کفن ان روپوں سے خریدا جائے۔ وہ روپے تو بیماری کے ایام میں خرچ ہو گئے۔ مگر انتہائی خوش قسمتی دیکھئے جب حضرت امیر المومنین کو اطلاع دی گئی۔ کہ شاہ صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ تو اطلاع آئی۔ کہ کفن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر سے آئیگا۔ چنانچہ اسی کفن میں آپ کو دفن کیا گیا۔

جس رات آپ کی وفات ہوئی۔ اسی شام ۵ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خود بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ اور کافی دیر تک چارپائی کے قریب بیٹھے رہے۔ اور تیمارداری کے متعلق ہدایات دیتے رہے۔

نماز جنازہ حضرت امیر المومنین نے ۱ بجے کے قریب باغ میں پڑھائی۔ مگر جب حضور کو علم ہوا۔ کہ قبر قطعہ نمبر ۲ میں تیار کی گئی ہے۔ تو حضور نے فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قریب تر قبر تیار کی جائے اسی طرح آخری جگہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ کے مطابق شاہ صاحب کو آپؑ کے پاس ملی۔

حضرت شاہ صاحب نے مجھے ایک دفعہ بتلایا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مجلس سے اٹھ کر اندر تشریف لے گئے۔ میری گردن میں ہاتھ ڈال لیا۔ اور اور فرمانے لگے۔ شاہ صاحب حضرت صاحب جس طرح آپ کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اسے دیکھ کر خدا کی قسم ہمیں تو رشک آتا ہے۔

قادیان میں ہجرت کر کے آنے کے بعد آپ ایک عرصہ تک فوٹوگرافی کا کام کرتے رہے۔ آپ کی عادت بیکار بیٹھنے کی نہ تھی۔ چونکہ فوٹوگرافی قادیان میں اخراجات کو پورا نہیں کرتی۔ اسلئے گھڑی سازی کا کام بھی کر لیتے۔ اسطرح آپ نے اپنی زندگی کے طرز عمل سے یہ سبق دیا۔ کہ انسان کو بیکار نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہیئے۔

آپ صدر انجمن احمدیہ کے افسر تعمیرات تھے۔ اور اس کام کو نہایت دیانتداری اور محنت سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ بڑے عابد۔ زاہد۔ متقی پرہیزگار تھے۔ باوجود بڑھاپے اور مرض کے آپ کبھی بیکار نہ رہتے تھے۔

جب ملتے ہنس کر اور مسکرا کر ملتے۔ اور خندہ پیشانی سے گفتگو فرماتے۔ کچھ عرصہ سے بیماری نے غلبہ کر لیا تھا۔ آخر کو آخر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت امیر المومنین نے صدہا مومنوں کو لیکر نماز جنازہ پڑھائی۔ کندھا دیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں ان کی آخری قرارگاہ میں پہنچا دیا۔

اللہ تعالےٰ مرنے والے پر صدہا برکتیں نازل کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے (آمین)

شہنشاہ معظم کے جانشین ایڈورڈ ہشتم کی تخت نشینی کا اعلان کردیا گیا

لنڈن ۲۲ جنوری سینٹ جیمز محل میں نئے شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی جانشینی کا اعلان کر دیا گیا۔ اور اس موقعہ پر آپ نے سابق بادشاہ کی روایات کو برقرار رکھنے کا حلف لیا۔

وزیر اعظم کی تقریر

اس کے بعد مسٹر بالڈون وزیر اعظم نے ہز میجسٹی کی وفات کی افسوسناک خبر براڈکاسٹ کی۔ اور برطانیہ کے علاوہ تمام سلطنت کے اس نقصان عظیم کا اعتراف کیا۔ آپ نے کہا۔ کہ انہیں گذشتہ پچیس کی حکمرانی میں کوئی آرام وسکون نہ حاصل ہوا تھا۔ اس عرصہ میں تمام دنیا بے چینی کی حالت میں رہی۔ جس سے انہیں قدرتی طور پر آرام وسکون حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ آپ آخری دم تک اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے رہے۔ بیماری کے دوران میں بادشاہ کو ایک وقت جب جوش آیا۔ تو انہوں نے اپنے سیکرٹری کو بلایا۔ اور دریافت کیا "سلطنت کا کیا حال ہے"۔ سیکرٹری نے جواب دیا سلطنت کا حال اچھا ہے۔ بادشاہ مسکرائے اور پھر بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت جارج پنجم کی یاد اس طرح ہو سکتی ہے۔ کہ ہم نئے بادشاہ کی جو اس وقت تک پرنس آف ویلز تھے۔ عزت کریں۔ اور ان کی اطاعت قبول کریں۔ جونہی وہ بادشاہ کی ذمہ داریاں اپنے سر پر لیں گے۔ ہمیں ان کی امداد کرنی لازمی ہو جائیگی۔ اس وقت وہ اپنی طاقت کے عروج پر پہنچ گئے ہیں۔ اور اس وقت تمام سلطنت میں ان کے نام کا ڈنکہ بج رہا ہے۔ ہمارے بادشاہ اس اتحاد کو جو ان کے لئے ہمارے دل میں ہے۔ بخوبی سمجھتے ہیں۔ اور یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ وہ نہ صرف ہماری حلف وفاداری کے مالک ہیں۔ بلکہ اپنی رعایا کی وفاداری اور عقیدت بھرے جذبات کو بھی حاصل کر رہے ہیں۔ خدا انہیں کامیابی عطا کرے۔

نئے بادشاہ ایڈورڈ ہشتم کی تقریر

ملک معظم شاہ ایڈورڈ ہشتم نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا میرے پیارے والد حضور ملک معظم کی وفات سے جو ناقابل تلافی نقصان سلطنت برطانیہ کو پہنچا ہے۔ اس سے حکومت کا بار میرے کندھوں پر آپڑا ہے۔ مجھے معلوم ہے۔ کہ آپ اور میری دوسری رعایا اور باقی دنیا بھی میرے غم ہم کو کس قدر محسوس کر رہی ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ میری پیاری والدہ سے آپ ہمدردی کریں گے۔ میرے والد نے آج سے ۲۶ برس پہلے یہاں ہی کھڑے ہو کر اعلان کیا تھا۔ کہ میں قانونی حکومت کو قائم رکھوں گا۔ ہم بھی اسی طریق پر چلنے کا عزم رکھتے ہیں۔ اور جس طرح انہوں نے ساری عمر اپنی رعایا کی بہتری اور بہبودی اور خوشی کے لئے محنت کی۔ ہم بھی اس مقصد کے لئے سعی بلیغ کریں گے ہم پارلیمنٹ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ اس مشکل کام میں ہماری مدد کریگی۔

اور ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا اس میں ہماری رہبری کرے۔

وائسرائے ہند کی تقریر

نئی دہلی ۲۲ جنوری وائسرائے ہاؤس کی سیڑھیوں سے دوپہر کے بعد پانچ بجے وائسرائے نے نئے بادشاہ کی جانشینی کا اعلان کیا۔ نیز گورنر جنرل کونسل نے ایک غیر معمولی گزٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ ہز میجسٹی شاہ ایڈورڈ ہشتم سلطنت کے حکمران اور محافظ مذہب جانشین ہوئے ہیں اسی تقریب میں آج ایک سو ایک توپوں کی سلامی اتاری گئی۔

پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کی توقع

لنڈن ۲۲ جنوری شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کے سریر آرائے تخت ہونے پر مقامی پولیٹیکل حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یوم تاجپوشی پر ہندوستان کے تمام پولیٹیکل قیدیوں کو رہا کیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں یہ معلوم ہوا ہے کہ میسرز میتھر براکوے اور میکسٹن وغیرہ اصحاب جو ہندوستانی پولیٹیکل خواہشات سے ہمدردی رکھتے ہیں ایک پولیٹیکل پارٹی قائم کر رہے ہیں۔ جو کہ نئے ملک معظم کی خدمت میں ایک وفد کی صورت میں باریاب ہوگی۔

میرے مشاہدات و تاثرات

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سالانہ جلسہ

(۳)

قادیان میں برقی روشنی

میری پیدائش اگرچہ قادیان میں نہیں ہوئی۔ مگر پیدائش سے چند ماہ کے بعد جبکہ میں مائی کی گود میں شیر خوار بچہ تھا۔ قادیان میں لایا۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری زندگی ساری کی ساری ہی قادیان میں گزری ہے۔ اور میں نے اپنی آنکھوں سے اس بستی میں اس نظارے کو دیکھا۔ جو قرآن کریم میں مر علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشھا الخ میں بیان فرمایا ہے۔ قادیان کے تمام ادوار میری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے مجھے اسقدر حافظہ دیا ہے۔ کہ بچپن سے آج تک جو کچھ دیکھا۔ وہ اس میں محفوظ و مرکوز ہے۔ مجھے خوب یاد ہے۔ کہ ایک زمانہ تھا۔ کہ قادیان کے گلی کوچہ بالکل ناہموار تھے۔ اور بعض راستوں کو ان کے گزرنے والوں نے کھنگریلے پتھروں سے ایک ناممکن العبور راستہ بنا دیا تھا۔ جو اس لئے رکھے ہوئے تھے۔ کہ ان گلیوں کے گندے پانی سے جو گلیوں میں کھڑا رہتا تھا۔ کچے مکانوں کی دیواریں بچ سکیں گزرنے والے راستوں پر غلاظتوں کے ڈھیر لگے رہتے تھے۔ اور جب سیلاب آتا تھا۔ تو شہر کے گلی کوچوں میں پانی کھڑا ہو جاتا تھا۔ اندھیری راتوں میں ایک پاؤں اوپر اور ایک نیچے پڑتا تھا۔ اس وقت ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ کہ قادیان میں برقی روشنی کو ہم دیکھ سکیں گے۔ جب ہم کسی شہر میں جاتے۔ اور وہاں میونسپلیٹیوں کی طرف سے لمپیں لگی ہوئی دیکھتے۔ تو ہمارا دل اس وقت خدا تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں لگ جاتا۔ اور ہم دل سے چاہتے۔ کہ قادیان میں لمپوں کو دیکھیں۔ اس سے الحکم کے معزز قارئین اندازہ لگا سکیں گے۔ کہ قادیان کی ابتدائی حالت کیا تھی۔ اس حالت میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتلایا۔ کہ یہ بستی جو اسوقت لوگوں کی نگاہ میں حقیر ہے۔ اور جس کے باشندوں کے لئے دنیاوی آرام کا کوئی سامان نہیں۔ ایک دن دین و دنیا کی تمام راحتوں اور آسائشوں کا مرکز بن جائے گی۔ جس طرح یہاں روحانی دنیا کے لئے ایک سورج چمکا۔ جو دنیا کو منور کر دیگا۔ ویسے یہاں دنیاوی ظلمتیں بھی بجلی کی روشنی سے پھاڑ دی جائیں گی۔ چنانچہ ہمارے دیکھتے دیکھتے قادیان کی آبادی بڑھنے لگی۔ گلیاں کوچے صاف ہونے لگے۔ گڑھے بھرے جانے لگے۔ اور زمین ہموار ہونے لگی۔ آخر قادیان کی گلیوں میں مٹی کے تیل کی لمپیں آگئیں۔ جب ہم نے ان لمپوں کو لگتے دیکھا۔ تو ہمارا دل خوشی سے اچھلنے لگا۔ مگر خدا تعالےٰ نے ہمارے لئے منظور کر رکھا تھا۔ کہ وہ قادیان کی ترقی ہر رنگ میں دکھائے۔ چنانچہ ۳۵ء کے آخر میں قادیان میں بجلی کی روشنی آگئی۔ اور وہ گمنام گاؤں اور وہ ظاہری صفائی کے لحاظ سے ایک ناقابل ذکر بستی۔ پنجاب کے بعض بڑے بڑے شہروں سے بہتر ہو گئی۔ اور قادیان کی گلیوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جوتیوں کے طفیل بجلی کی روشنی نظر آنے لگی۔ دشمن اس سے نصیحت پکڑے یا نہ پکڑے۔ مگر ہمارے ایمان کی ترقی کے لئے یہ ایک بڑی بات ہے۔ چنانچہ اس سال جلسہ سالانہ پر مہمانوں کی فرودگاہوں پر جلسہ گاہ میں۔ مینارۃ المسیح میں۔ مساجد میں۔ دکانوں میں۔ سڑکوں۔ لنگر خانہ میں مہمان خانہ میں الغرض کوئی ایسی جگہ نہ تھی۔ جہاں بجلی کی روشنی سے قادیان بقعہ نور نہ بنی ہو۔ مینارۃ المسیح کی روشنی میلوں تک نظر آرہی تھی۔ اور قادیان اور اس کے سامنے کی زمینوں پر ایک نور کی چادر بچھی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ میں نے اس نظارہ کو دیکھا۔ اور اپنے دل سے کہا۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بستی میں پیدا نہ ہوتے۔ تو آئندہ دو صدیوں میں بھی اس جگہ بجلی کی روشنی نہ آتی۔ میں نے کہا۔ کہ بے شک یہ روشنی اس لئے لائی گئی۔ کہ جس طرح خدا نے اس زمین کی تمام غلاظتوں اور ظلمتوں کو دور کر کے منور کر دیا۔ اور اب اس زمین پر ایک روشنی کی چادر بچھ رہی ہے۔ اسی طرح اس زمین سے ایک حقیقی نور کی لہر پیدا ہو رہی ہے۔ جو ساری دنیا میں پھیل رہی ہے۔ اور ساری دنیا کو ڈھانپ رہی ہے اور یہ روشنی اس نور کے لئے بطور شاہد کے ہے جس طرح اس روشنی نے ہمارے قدموں کو گرنے سے بچا لیا۔ اسی طرح اس نور نے لاکھوں بندوں کو ہلاکت سے بچا لیا۔

الغرض

میرے لئے اور میری طرح لاکھوں انسانوں کے لئے یہ بھی حضرت مسیح موعود عم کی صداقت کا ایک نشان بن گئی۔ اور جلسہ کی رونق کو بہت بڑی حد تک بڑھانے کا باعث بن گئی۔

(۴)

جلسہ میں لاؤڈ سپیکر

خدا تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ مسیح موعود سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ ایسے سامان پیدا کئے جاتے کہ تبلیغ آسانی سے دنیا کے کناروں تک پہنچ سکے چنانچہ اسی زمانہ نشر و اشاعت میں ایسی بہت سی ایجادیں پیدا ہو گئیں۔ جن سے بآسانی نشر و اشاعت ہو سکے۔ ان میں سے ایک ایجاد لاؤڈ سپیکر کی ہے۔ وہ قادیان جس کا نقشہ میں نے اوپر کھینچا ہے۔ جس کے متعلق یہ وہم بھی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ وہاں بجلی کی روشنی چمکے گی وہاں یہ کیسے خیال پیدا ہو سکتا تھا۔ کہ لاؤڈ سپیکر لگایا جا سکے گا۔ اور ہزارہا بندگان خدا حق و صداقت کی باتیں سن سکیں گے۔ مگر وہ خدا جس نے مسیح موعود علیہ السلام کو نشر و اشاعت کے لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ وہ خود سب سامان کر رہا ہے۔ چنانچہ اس سال یہ امتیازات کیا ہی ایک لاؤڈ سپیکر کا جلسہ گاہ میں نصب کیا جانا ہے۔ میں جلسہ گاہ میں گیا۔ نور ہسپتال کے پاس سے میں نے فضا میں ایک نغمہ پھیلا ہوا سنا۔ میرے کانوں کو یہ شیریں آواز بھلی معلوم ہوئی۔ میں جیسے جیسے آگے بڑھتا تھا۔ الفاظ صاف معلوم ہونے لگے۔ اور موسیقی کے نغمے بھلے معلوم ہوتے تھے۔ اسٹیج پر پہنچ کر دیکھا۔ کہ لاؤڈ سپیکر لگا ہوا ہے اور ایک نوجوان ایک نظم پڑھ رہا ہے۔ میں سٹیج پر بیٹھ گیا میرا تصور مجھے کہاں سے کہاں لے گیا۔ میں نے ان مخالفتوں پر ایک نظر کی۔ جو گذشتہ دو تین سال سے ہندوستان کے طول و عرض میں پیدا کی جا رہی ہیں۔ اخبارات کے ورقے میری آنکھوں کے سامنے الٹے جانے لگے۔ جن میں ایک ہی پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ کہ احمدیت مٹ رہی ہے۔ لوگ بھاگ رہے ہیں۔ احمدیوں کے اخلاص و محبت میں کمی آرہی ہے۔ چندہ کوئی نہیں دیتا۔ وغیرہ وغیرہ۔

میں نے دیکھا۔ پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ پنجابی کے پاس بنگالی اور بنگالی کے پہلو میں دکنی۔ دکنی کے پاس یوپی کا انسان بیٹھا ہوا ہے۔ کسی کی زبان کچھ ہے۔ کسی کی بولی کچھ۔ سب ایک جذبہ اخلاص لے کر آئے ہوئے ہیں۔ سردیوں کے موسم میں ہزارہا میلوں کا سفر کر کے یہ لوگ یہاں پہنچ گئے ہیں۔ کونسی چیز ان کو کھینچ کر لائی۔ میری نگاہ زمین سے بلند و بالا گیلریوں میں بسرے ہوئے فدائیوں کو دیکھتی تھی۔ اور حیران ہوتی تھی۔ کہ خدایا یہ اسقدر مخلوق کے دلوں میں تو نے الہام کیا۔ اور یہ ہندوستان کے کناروں سے کھنچے چلے آئے۔ ہزارہا روپیہ ان کے کرایوں میں صرف ہوا۔ اب بھی دشمن کہتا ہے۔ کہ جماعت بھاگ رہی ہے۔ میرے دل نے مجھ سے کہا۔ کہ ہاں وہ بھی سچ کہتے ہیں۔ احمدی واقعی بھاگ رہے ہیں۔ مگر اپنے امام کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ اور ان کا اخلاص ان کو مرکز سے مضبوط کر رہا ہے۔ اور یہ جلسہ اسکا زندہ ثبوت ہے۔ میرے تصور نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل اشعار میری آنکھوں کے سامنے کر دیئے۔ ؎

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیر غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کسقدر ہے ہر کنار
اس زمانہ میں خدا نے دی تھی شہرت کی خبر
جو کہ اب پوری ہوئی بعد از مرور روزگار
اس زمانہ میں ذرا سوچو کہ میں کیا چیز تھا
جس زمانہ میں براہیں کا دیا تھا اشتہار
اب ذرا سوچو کہ اب چرچا مرا کیسا ہوا
کس طرح سرعت سے شہرت ہو گئی در ہر دیار
تھے رجوع خلق کے اسباب مال و علم و حکم
خاندان فقر بھی تھا باعث عز و وقار

اس رجوع خلائق کے نظارے کو آج ہم نے اس رنگ میں دیکھا۔ کہ بولنے والے کی آواز سٹیج سے لے کر دوسرے کنارے

تک پہنچ نہیں سکتی تھی۔ اور اس آواز کی کمزوری کو لاؤڈ سپیکر نے پورا کر دیا۔ میرا دل خوشی سے بھر گیا۔ اور وہ خیالات کی آماجگاہ بن گیا۔ سٹیج اور ہزارہا بندگان خدا میری نظر سے پوشیدہ ہو گئے۔ اور میں خیالات کے دریا میں موجزن ہو گیا کہ یکدم ایک شور میرے کانوں میں پڑا۔ لوگوں میں گھبراہٹ دیکھی۔ ایک دوسرے سے پہلے اٹھنا چاہتا تھا۔ اور ہزارہا آدمیوں کی متحدہ آواز میرے کان میں پڑی۔ جو اللہ اکبر کا نعرہ لگا رہے تھے۔ میں اپنے تخیلات کی دنیا سے چونکا۔ اور گھبرا کر اٹھا۔ میں نے دیکھا۔ کہ شہزادۂ امن۔ حسن و احسان میں خدا کے راستباز نبی کی نظیر۔ امیر المومنین سٹیج کی سیڑھیاں چڑھ رہا ہے۔ تب میں نے بھی سب کے ساتھ مل کر زور سے نعرہ لگایا۔

اللہ اکبر اللہ اکبر

(۵)

نیشنل لیگ کور

ہمارا روحانی تاجدار۔ ہمارے دلوں کا حکمران۔ جس کی آواز ہمارے لئے کرشن کی بانسری ہے۔ جس کے کلمات ہم میں نفخ روح کا کام کرتے ہیں۔ جس کی آنکھوں سے محبت کی بارش برستی ہے۔ جس کے ہونٹوں سے بولتے ہوئے پھول جھڑتے ہیں۔ جو اپنے کلام سے ہم کو متوالا بنا دیتا ہے جس کے لئے ہماری روح۔ ہماری جان۔ ہمارا مال ہماری عزت و آبرو۔ باپ اور ماں۔ اہل و عیال سب کچھ فدا ہیں۔ آیا اور بیٹھ گیا۔ دل اسکی محبت میں رقصاں تھے۔ آنکھیں اسکی طرف دیکھکر بھرتی نہ تھیں۔ ہم اس کے نظارۂ دید میں محو تھے۔ کہ ہماری توجہ ایک اور منظر نے کھینچ لی۔ وہ کچھ نوجوان تھے۔ جو حضرت امام کے دائیں اور بائیں آگے اور پیچھے کھڑے تھے۔ ان کے جسموں پر خاکی وردیاں تھیں اور سینے پر پٹیاں۔ وردی پر سبز و سفید نشان تھے۔ ان کے چہروں پر شادمانی کی علامات تھیں۔ وہ فوج کے سپاہیوں کی طرح کھڑے ہو گئے۔ مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ محبت کے جذبات سے پُر ہیں۔ یہی وہ نیشنل لیگ کور کے نوجوان والنٹیئر تھے۔ جو حضرت امیر المومنین کے ساتھ سائے کی طرح رہتے ہیں۔ جنہوں نے کھانا پینا اور جلسہ کی دیگر مصروفیتوں کو چھوڑ دیا تھا۔

میں نے ہندوستان میں انگریزی فوجوں کو دیکھا۔ عراق میں عراقی۔ شام میں شامی اور فرانسیسی کے مقام پر ترکی افواج کو دیکھا۔ مصر میں مصری سپاہی چلتے پھرتے دیکھے۔ ہر قوم کی فوج کو دیکھکر میرے دل میں الگ الگ جذبات پیدا ہوتے رہے۔ اسلامی فوجوں کو جب میں نے دیکھا۔ میرا دل مسرت سے بھر گیا۔ لیکن جب میں نے احمدی نوجوانوں کو ایک وردی میں ملبوس۔ صبح سے شام تک خدمت میں محو دیکھا۔ تو میری مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور جو جذبات میرے دل میں پیدا ہوئے انہیں صفحہ کاغذ پر لا نہیں سکتا۔

میں نے ان نوجوانوں کو دیکھا۔ کہ وہ حضرت امام کی موٹر کے آگے بڑی تیزی سے دوڑتے تھے۔ وہ راستے کی بھیڑ کو آسانی سے پھاڑ دیتے تھے۔ وہ دشمنوں کے لئے اپنے سینے کھولے ہوئے تھے۔ اطاعت اور وفاداری کے مجسمے تھے۔ میں نے ان کے کیمپ کو دیکھا۔ مجھے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ایسے شیر ہیں۔ جن پر سردی اور گرمی کا کوئی اثر نہیں۔ ٹھنڈی وردیوں میں ساری ساری رات انہوں نے پہرے دیئے۔ قادیان کی فضا میں ان کی رائٹ لیفٹ۔ اور ایک دو مجھے ایسی بھلی معلوم ہوتی تھی۔ کہ میں ان کی اسی آواز پر سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھا۔

ان کا کیمپ الحکم بلڈنگ میں عرفانی کبیر کے وسیع اور فراخ مکان میں تھا۔ میں رات کے مختلف حصوں میں ان نوجوانوں کو دیکھتا۔ نہ ان کے چہروں پر گھبراہٹ ہوتی۔ نہ ان کے جسموں میں تھکان۔ نہ ان کی آنکھوں میں نیند۔ میں دیر دیر تک اس نظارے کو دیکھتا اور اپنے خیالات میں محو ہو جاتا کبھی کبھی میرے اندر ایک آواز اٹھتی جو کہتی۔

نوجوانان احمدیت زندہ باد

میں نے ان کی باتوں کو چھپ کر سنا۔ میں نے ان کے خیالات کا اندازہ لگایا۔ اور میں نے جانا۔ کہ ان میں سے ایک ایک نوجوان اپنے خون کا ایک ایک قطرہ امام کے قدموں میں قربان کرنے کے لئے تیار تھا۔ اور یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی وہ یہی کہتا ؂

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

میں مشرقی مبالغہ سے کام نہیں لیتا۔ میں تخیلات کی موجوں پر تیر نہیں رہا۔ میرے کانوں نے سنا۔ میری آنکھوں نے دیکھا۔ میری روح نے محسوس کیا۔ تب میں نے اس حقیقت کا انکشاف کیا۔ میں نے دیکھا۔ کہ بعض اوقات چوبیس گھنٹے تک وردی ان کے جسموں سے الگ نہیں ہوئی۔ مگر ان کے منہ سے حرف شکایت نہیں نکلا۔

کور کے نوجوانوں کی عید

عید کا دن تھا۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے گھر میں عید کی خوشیاں منا رہا تھا۔ مگر ہمارے یہ نوجوان اسدن بھی اپنی خاکی وردی میں اپنے کیمپ میں اسی خوشی سے مگن تھے۔ کہ تاجدار روحانیت کی ہمرکابی کا فخر ان کو حاصل ہوگا۔ عید کے لذیذ کھانوں سے انہوں نے منہ موڑا۔ اور میں نے ان کی زبان سے حرف شکایت نہ سنا۔ میں نے اپنے دل سے اعتراف کیا۔ اور کہا کہ ان کی قربانی قابل تذکرہ اور قابل تسجیل ہے

میں اس مضمون کو ادھورا سمجھوں گا۔ اگر میں دو نوجوانوں کا ذکر نہ کروں۔ پہلا نوجوان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جدی خاندان کا ایک رکن ہے۔ سلسلہ کی تاریخ میرزا نظام الدین اور امام الدین صاحبان کے تذکروں سے کبھی اغماض نہیں کر سکتی۔ انہوں نے اپنے زمانے میں سلسلہ کی مخالفت میں حصہ لیا۔ میں اسوقت ان امور کا تذکرہ نہیں کروں گا۔ میرزا نظام الدین صاحب قادیان کے ایک بارعب اور باوقار اور با اثر رئیس تھے لوگ ان کے نام سے لرزتے تھے۔

لفٹیننٹ میرزا گل محمد

ان کے لخت جگر ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کی قدرت کچھ اور چاہتی تھی ان کا مسلک باپ کے مسلک سے بالکل جدا ہوا۔ وہ سلسلہ کی آغوش میں پل کر جوان ہوئے۔ امیرانہ اور رئیسانہ ٹھاٹھ رہا۔ مگر فوجی اور عسکری تربیت پائی۔ ان کو اپنے اخلاص اور محبت کے جوہر دکھانے کا کبھی موقع نہ ملا تھا۔ نیشنل لیگ کورز کی تکوین کے وقت اپنے آپ کو پریذیڈنٹ نیشنل لیگ قادیان کے سامنے بطور ایک سپاہی اور والنٹیئر کے پیش کرنے کے لئے لائے۔ مگر وہ ایک سیکشن کے کمانڈر مقرر ہوئے۔ جلدی جلدی حالات تبدیل ہو گئے۔ اور وہ سالار جیوش کے عہدے پر ترقی پا گئے۔ میرزا گل محمد صاحب جسے کل تک ہم ایک آرام طلب نوجوان ایک راحت پسند رئیس خیال کرتے تھے۔ ایک ایسا سپاہی ثابت ہوا۔ جس نے دن رات ایک کر دیا۔ اطاعت و اخلاص کا وہ نمونہ دکھایا۔ کہ حیران کر دیا۔ میں نے ان کو رات کے ایک ایک بجے تک تمام کام اپنے ہاتھ سے سرانجام دیتے دیکھا۔ حضرت امام کے لئے ایسی فدائیت ان کے دل میں موجزن پائی کہ روح وجد کرنے لگی۔ جب جب حضرت امام کی سواری نکلی۔ میرزا گل محمد سب سے آگے نظر آئے۔ سارے انتظامات کو خود دیکھتے اور ساری ہدایات پر اپنے سامنے عمل کراتے۔ میں نے جب اس اخلاص و محبت اور اس جوش خدمت کو دیکھا۔ تو میری نگاہ میں ان کی عزت کا مقام بہت بلند ہو گیا۔ اور میں نے کہا۔

کہ گل محمد زندہ باد

دوسرا نوجوان کونسل کا ممبر ہے۔ ایک بڑے خاندان کا رکن ہے۔ قانون کا ماہر بار ایٹ لا ہے۔ اس کے سینے پر وردی اور نشان کیسے بھلے معلوم دیتے تھے۔ حضرت امام کے آگے گھوڑا دوڑاتے چلتا ہوا مجھے ایسا پیارا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میرا دل چاہتا تھا۔ کہ اسے دیکھتا رہوں۔

اس کے خاندان کا طرۂ امتیاز عہد وفا اور خدمت امام ہے۔ جب حضرت لیکچر کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو حضور کے پیچھے گھنٹوں ایک ہی پوزیشن میں کھڑے رہتے۔ نہ حرکت ہوتی۔ نہ تھکان۔ نہ چہرے پر کسی قسم کا بوجھ اور شکن۔ دیکھنے والوں کو معلوم ہوتا۔ کہ کسی فوجی آدمی کا ثبات نصیب ہے۔

یہ ہمارے مایۂ ناز نوجوان چودھری اسد اللہ خاں تھے جو ان کوروں کے قائد اعظم تھے۔ میں جب جب ان کو دیکھتا۔ تو کہتا۔

نعم القائد۔ ونعم الجیش

(۶)

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کا نظارہ

چونکہ یہ زمانہ مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے۔ اور اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے اسلام کا غلبہ نشر و اشاعت کے ساتھ مقدر کر رکھا ہے۔ اس لئے اس زمانہ کے لئے

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ

کی پیشگوئی چودہ سو سال پہلے فرما دی تھی۔ قادیان کے گلی کوچوں میں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا عجیب نظارہ نظر آتا ہے۔ جگہ جگہ اسلامی لٹریچر فروخت ہو رہا ہے۔ کتابوں کی دکانوں پر ایک بھیڑ بھاڑ نظر آتی ہے۔ اخبارات کے دفتر کھلے ہوئے ہیں۔ اور ہر جگہ اشتہارات تقسیم ہو رہے ہیں۔ میں نے کتابوں ٹریکٹوں اخباروں کی اشاعت کے اس نظارے کو دیکھا اور اس نظارے میں ایک پر لطف نظارہ کشتی نوح کی اشاعت کا نظارہ تھا۔ خدا بھلا کرے مولوی ابو الفضل محمود کا جس نے کشتی نوح عمدہ کاغذ پر اچھی لکھائی اور چھپائی سے چھپوا کر اور صرف ایک آنہ فی نسخہ پر فروخت کر دی۔ سینکڑوں ہاتھ کشتی نوح کی طرف بڑھتے تھے۔ اور کشتی نوح قیمت ایک آنہ کی آواز ہر طرف سے سنائی دیتی تھی۔ میں دیر تک کھڑا ہو کر اس نظارے کو دیکھتا رہا۔ اور پھر میں نے کہا۔ کہ واقعی یہ زمانہ

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کا زمانہ ہے

(۷)

موٹروں کی کثرت

بڑے بڑے شہروں میں سینکڑوں نہیں ہزارہا موٹریں چلتی ہیں۔ مگر ان کا چلنا اور ان کا وجود کسی انسان کے لئے تعجب انگیز نہیں ہوتا۔ دولت اور مال کی وہاں وہ کثرت ہوتی ہے۔ کہ کوئی کسی کی موٹر کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ مگر قادیان ایک ایسا مقام ہے۔ جس کے متعلق بڑے بڑے دعویدار پیدا ہوئے۔ کہ وہ اسجگہ کو مٹا دیں گے۔ میں نے خود ایک جلدباز انسان کے منہ سے سنا۔ کہ قادیان کی اینٹیں ہم بیاس کے دریا میں پھینک دیں گے۔ اور اسی قسم کے دعوے اور بھی لوگوں سے سنے گئے۔ جو اپنی شہرت اور قوت پر نازاں تھے۔ ان کی مخالفت کو دیکھکر کوتاہ بین انسان یہی خیال کریگا۔ کہ شاید یہ درست ہو۔ مگر میں نے دیکھا۔ کہ جس قادیان کو مٹانے کیلئے وہ زور مار رہے ہیں۔ اس قادیان میں اللہ تعالیٰ دور دور شہروں سے ایسے لوگوں کو لایا۔ جو مالدار اور بڑے طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ قادیان کی بستی موٹروں کی کثرت سے بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ اور اسمیں اور دنیا کے کسی بڑے شہر میں اس لحاظ سے کوئی امتیاز نظر نہیں آتا تھا۔ میں ان مخالفوں کا تصور کرتا اور مخلوق خدا کا اسقدر رجوع دیکھ کر اپنے سید و مولیٰ پر درود اور سلام بھیجتا تھا۔ جس نے پہلے سے بتلا دیا تھا۔ یاتیک من کل فج عمیق سینکڑوں لوگ ریل کے ذریعے آئے۔ ہزارہا بندگان خدا پیدل آئے۔ اور پھر گجرات سیالکوٹ کپورتھلہ شیخوپورہ وغیرہ اضلاع کی لاریاں بعدد درجنوں موٹریں چلتی نظر آئیں۔ قادیان میں یہ نظارہ ہمارے دشمنوں کے سینوں پر سانپ لوٹا رہا تھا۔ اور انکو قولنج میں مبتلا کر رہا تھا۔ میں نے بعض دشمنوں کو دیکھا۔ کہ وہ اس رونق اور گہما گہمی کو دیکھکر پریشان ہیں۔ ان کے چہرے اترے ہوئے ہیں۔ اور وہ اندر ہی اندر جل کر کباب ہو رہے ہیں۔ تب میں نے کہا ؂

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

(باقی آئندہ)

وصایا

نمبر ۴۴۵۱ ۔ منکہ منشی علی بخش ولد ابراہیم صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت ۔ عمر ۵۴ سال تاریخ فروری ۱۹۳۱ء ساکن موضع صریح ڈاک خانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج مؤرخہ ۱۲/۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد کوئی نہیں۔ لیکن میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۲۸ روپیہ ماہوار ہے۔ اور میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میں یہ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری جو جائیداد ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن ایسی رقوم جو میں اس مد میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ کے علاوہ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ وہ متروکہ کے دسویں حصہ سے منہا کردی جائیگی۔

العبد ۔ کمترین علی بخش ۔ مدرسہ سکرٹری انجمن احمدیہ صریح ۔ بقلم خود

گواہ شد ۔ نواب الدین کلرک ہیڈ کوارٹر لاہور ڈسٹرکٹ چھاؤنی لاہور ۔ حال وارد صریح۔

گواہ شد ۔ میاں فتح دین حکیم احمدی ۔ صریح بقلم خود

نمبر ۳۷۳۴ ۔ منکہ جنت بی بی زوجہ عبدالحق قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال تقریباً تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لوہہ حال کھاریاں ڈاکخانہ و تحصیل خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے پاس اس وقت صرف زیور از قسم سونا ۳۴ تولہ ہے۔ جس کی قیمت قریباً ۱۰۰/۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی ۱/۱۰ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ سوائے مذکورہ بالا جائیداد کے اور کوئی جائیداد نہیں۔ بعد منظوری وصیت ہذا رقم ۱/۱۰ حصہ زیور کی یکمشت ادا کردونگی۔ لہٰذا وصیت ہذا تحریر کردیتی ہوں۔ کہ سند رہے۔ ۱۴ر مئی ۱۹۳۵ء

العبد ۔ جنت بی بی زوجہ عبدالحق احمدی (کھاریاں ۔ نشان انگوٹھہ جنت بی بی)

گواہ شد ۔ نورالدین والد موصیہ

گواہ شد محمدالدین سیکرٹری انجمن احمدیہ تہال بقلم خود

نمبر ۴۴۴۳ ۔ منکہ عمر بی بی زوجہ میاں فتح الدین صاحب حکیم قوم شیخ ساکن صریح ڈاک خانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

مہر بذمہ خاوند دو صد روپیہ ۔ زیور قیمتی یک صد روپیہ ۔ نقد پچاس روپیہ ۔ کل میزان تین صد پچاس روپیہ ۔ میں وصیت کرتی ہوں ۔ کہ میرے مرنے کے بعد میری اس جائیداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر کوئی رقم اپنی زندگی میں اس مد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں تو وہ رقم حصہ وصیت واجب الادا میں شمار ہوگی۔ میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ میری وصیت پر مندرجہ بالا رقوم کے علاوہ بھی اگر کوئی میری جائیداد یا متروکہ ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

العبد ۔ نشان انگوٹھا عمر بی بی موصیہ موضع صریح تحصیل نکودر ۔ ضلع جالندھر۔

گواہ شد ۔ میاں فتح الدین صاحب حکیم احمدی بقلم خود خاوند موصیہ۔

گواہ شد ۔ نواب الدین راقم الحروف پسر موصیہ کلرک ہیڈ کوارٹر لاہور ڈسٹرکٹ لاہور چھاؤنی حال وارد صریح۔

نمبر ۴۳۰ ۔ منکہ محبوب بیگم زوجہ حافظ محمد عبداللہ صاحب قوم شیخ انصاری عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن صریح ڈاک خانہ خاص تحصیل نکودر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مؤرخہ ۲۵/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت زیور قیمتی ۳۷۰ روپیہ اس کے علاوہ مبلغ پانصد روپیہ بابت حق مہر جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور تاحال وصول کرنا باقی ہے۔ میں اپنی جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے کوئی رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔

العبد ۔ محبوب بیگم بقلم خود

گواہ شد ۔ میاں فتح الدین والد موصیہ ساکن صریح ۔ بقلم خود۔

گواہ شد ۔ حافظ محمد عبداللہ احمدی خاوند موصیہ ۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ گھلن ۔ حال ٹیچر ڈی ۔ بی ہائی سکول نکودر ۔ ضلع جالندھر بقلم خود

نمبر ۹۱۸ ۔ منکہ رفیع الدین ولد حکیم سراج دین قوم جنجوعہ ساکن مڈھ رانجھا ضلع شاہ پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مؤرخہ ۱۲/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں آجکل سرکاری مدرسہ میں بمشاہرہ عہ روپے ماہوار کا مدرس ہوں۔ اس کا دہم حصہ آمد انشاءاللہ تعالےٰ ماہواری تنخواہ وصول ہوتے ہی مبلغ عہ؍ دفتر محاسب میں روانہ کرکے رسید حاصل کرتا رہوں گا۔ اگر تنخواہ مذکورہ میں خدا تعالےٰ ترقی دیگا تو اس کا بھی دسواں حصہ بتوفیق الٰہی تادم آمد انشاءاللہ تعالیٰ ادا کرتا رہونگا۔ علاوہ ازیں اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں یا میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد ۔ خاکسار رفیع الدین بقلم خود

گواہ شد ۔ سید محمد لطیف مبلغ قادیان شریف بقلم خود ۱۲/۵/۳۵

گواہ شد ۔ احمد اللہ خاں ۔ قادیان ۔ دارالضعفاء

نمبر ۴۴۷۱ ۔ منکہ محمد نذر خاں ولد عطا محمد خاں قوم افغان ساکن سیالکوٹ صدر بازار بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مؤرخہ ۵/۱/۱۹۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے پاس اس وقت بلا شرکت غیرے مبلغ ۱۲۰۰/۰ بارہ سو روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کا چوتھا حصہ مبلغ ۔ مبلغ تین صد روپیہ جو کہ سنگر مشین کمپنی میں بطور نقد ضمانت جمع ہے بروئے اس تحریر کے وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد چوتھا حصہ یعنی مبلغ ۳۰۰/۰ روپیہ جمع شدہ سنگر کمپنی کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں نے یہ روپیہ اپنی زندگی میں وصول کرلیا تو میں انشاءاللہ تعالیٰ جلد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردونگا اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا یا ثابت ہوگی تو اس اسی قدر حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ تحریر ۲۰ر جنوری ۱۹۲۰ء

العبد ۔ محمد نذر خاں مینجر سنگر مشین کمپنی لاہور ۲۰/۱/۱۹۲۰

گواہ شد ۔ عبدالحمید ریلوے آڈیٹر محاسب انجمن احمدیہ لاہور ۲۰ر جنوری ۱۹۲۰ء

گواہ شد ۔ دلاور شاہ احمدی سیکرٹری تبلیغ کوچہ چابک سواراں لاہور ۔ ۲۰ر جنوری ۱۹۲۰ء

نمبر ۴۲۸۵ ۔ منکہ سردار علی شاہ ولد سید عنایت علی شاہ قوم سید عمر ۳۵ سال ساکن میرپور ریاست جموں بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مؤرخہ ۴/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

بونس وغیرہ ۲۳۰۰/۰ روپیہ ۔ مکان ۸۰۰/۰ روپیہ زمین ۵۰۰/۰ روپیہ ۔ کل ۳۶۰۰/۰ روپیہ ۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۶۰/۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وصیت ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد ۔ سردار علی بکنگ کلرک۔

گواہ شد ۔ غلام مرتضےٰ ولد شیخ احمد دین گوجرانوالہ ۔ حال مدرس ٹبی ضلع پشاور بقلم خود

گواہ شد ۔ دانشمند احمدی ولد عبدالمنان خاں موضع جوب بانڈہ ڈاک خانہ ٹبی ضلع پشاور

نمبر ۴۱۵۸ ۔ منکہ اللہ بخش ولد نبا صاحب قوم جٹ پیشہ زراعت عمر صھ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۸ء ساکن رام گڑھ ڈاک خانہ ماچھی واڑہ تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مؤرخہ ۱۷/۵/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے

میں اس وقت اپنی جائیداد ۱۰/۴ گھماؤں اراضی کے ۱/۲ حصہ کا جو بیس گھماؤں ہے پر قابض ہوں۔ جو تقریباً دو ہزار کی مالیت کی ہوگی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی اس جائیداد موجودہ سے زائد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی

رقم منجملہ قیمت جائیداد حصہ وصیت کردہ ۱/۱۰ مبلغ ۲۰۰/۰ دوصد روپیہ میں سے اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اسکی رسید لونگا۔ جو اصل رقم وصیت کردہ ۱/۱۰ حصہ سے منہا تصور ہوگی۔

العبد۔ اللہ بخش موصی ولد نبا صاحب۔
ساکن رام گڑھ۔
گواہ شد۔ محمد علی شاہ انسپکٹر بیت المال قادیان۔ بقلم خود۔
گواہ شد۔ قاضی خدا بخش موصی ساکن غوث گڑھ۔
گواہ شد۔ نور محمد۔ امیر جماعت احمدیہ غوث گڑھ بقلم خود۔
گواہ شد۔ حکیم عبدالرحمٰن قریشی غوث گڑھ

نمبر ۴۴۳۵ ۔ منکہ برکت علی ولد نبی بخش صاحب قوم ملک کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۹ء ۶ سال۔ قادیان محلہ دارالفضل ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۶/۱۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) مکان رہائشی قصبہ جالپور جٹاں ضلع گجرات۔ محلہ منڈی۔ بلاشرکت غیرے قیمتی ۱۰۰۰/۰ روپیہ
(۲) زمین بقدر ایک کنال محلہ دارالفضل متصل فارم۔ قیمت ۴۵۰/۰ روپیہ۔ کل میزان ۱۴۵۰/۰

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۳۷/۰ روپے ماہوار ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ ہر ماہ ادا کرتا رہونگا۔

العبد۔ برکت علی احمدی بقلم خود۔ منشی محکمہ نہر ہرگوبند ڈویژن شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ نذر حسین لفٹیننٹ بقلم خود۔
گواہ شد۔ کرم داد حال جمعدار پنشنر محلہ دارالفضل
۷/۱۱/۳۵

نمبر ۵۰۷ ۔ منکہ عبداللہ ولد کرم بخش قوم زرگر ساکن پھیرو چیچی ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ بفضل خداوند کریم ورحیم ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔

لہٰذا وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے۔ مورخہ ۲۲/۱/۳۶

العبد۔ عبداللہ ولد کرم بخش زرگر ساکن پھیرو چیچی ضلع گورداسپور۔ نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ بقلم خود سلطان علی ارائیں۔ ساکن پھیرو چیچی۔
گواہ شد۔ احمد الدین زرگر بقلم خود ولد محمد عارف زرگر

نمبر ۳۷۲۲ ۔ منکہ خیراں بی بی زوجہ میاں سراج الدین صاحب خادم مسجد اقصےٰ۔ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد یا کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری حسب ذیل جائیداد ہے۔

مہر مبلغ دوصد روپیہ جس کے عوض میرے شوہر نے مکان واقعہ دارالرحمت کا ۱/۴ حصہ میرے پاس رہن رکھا ہوا ہے۔ اور میری کوئی جائیداد نہیں۔

العبد۔ خیراں بی بی زوجہ سراج الدین صاحب۔ قادیان۔
گواہ شد۔ علی احمد بقلم خود۔
گواہ شد۔ سراج الدین شوہر موصیہ۔

نمبر ۴۳۱۲ ۔ منکہ غلام رسول ولد محمد مخدوم قوم راجپوت کھوکھر۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن کوٹلی افغاناں۔ ڈاک خانہ رسول تحصیل پھالیہ۔ ضلع گجرات پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۸/۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

اراضی مزروعہ تعدادی ۶/۰ کنال واقعہ کوٹلی افغاناں قیمتی ۱۵۰۰/۰ روپیہ۔ اور ایک عدد مکان سکونتی خام واقعہ آبادی دہ مذکور قیمتی ۳۰۰/۰ روپیہ۔ کل قیمت جائیداد مذکورہ بالا مبلغ ۱۸۰۰/۰ روپیہ۔ پس میں وصیت کرتا ہوں کہ

میری وفات کے بعد مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اس جائیداد کی قیمت کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم قیمت جائیداد مذکورہ بالا سے منہا کردی جاویگی۔ اور اس کے علاوہ میں اپنی ماہوار آمد ۵۶/۸/۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

نیز بوقت بعد از وفات دیگر ثابت شدہ جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان پنجاب ہوگی۔

العبد۔ غلام رسول ایس۔ وی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب بقلم خود
گواہ شد۔ نصر اللہ خاں احمدی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب۔ ۱۲/۲۵
گواہ شد۔ عبدالرحمٰن طالب علم فسٹ ایئر کلاس گورنمنٹ کالج شاہپور ولد غلام رسول موصی

نمبر ۴۴۳۲ ۔ منکہ فتح الدین ولد محمد بخش قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۲ء۔ ساکن بھوباں ڈاک خانہ جلالپور جٹاں تحصیل وضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۷/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔

(۳) میری اس وقت موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) اراضی مرہونہ کی زررہن ۱۷۸۲/۰ روپیہ۔ (۲) اراضی زرعی ملکیت خود چاہی وبارانی ۴۴ کنال ۹ مرلہ قیمتی ۱۷۶۰/۰ روپیہ۔ بروئے پتجالہ کاغذات سرکاری۔ کل میزان ۳۵۴۲/۰ روپیہ قیمت دسواں حصہ وصیت کردہ ۳۵۴/۴/۰ روپیہ۔

نوٹ: میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ فتح الدین ولد محمد بخش قوم جٹ سکنہ بھوباں تحصیل وضلع گجرات بقلم خود موصی
گواہ شد۔ نواب خاں ولد فتح الدین موصی بقلم خود
گواہ شد۔ اکبر علی ولد علم الدین برادرزادہ موصی سکنہ بھوباں

نمبر ۴۴۸۱ ۔ منکہ حشمت بی بی زوجہ غلام رسول قوم شیخ قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی۔ ساکن سنگرور ڈاکخانہ خاص ریاست جیند بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۶/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ زیور حق مہر وغیرہ مالیتی دوصد روپیہ کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کرتی ہوں۔

اگر میں کوئی رقم حصہ جائیداد مذکورہ وصیت کردہ میں سے اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے کروں تو اس کی رسید لونگی۔ جو اصل رقم وصیت کردہ حصہ سے منہا تصور ہوگی۔

نیز میری وفات کے وقت جو بھی جائیداد اس کے علاوہ زائد ثابت ہوگی۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ حشمت بی بی موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد۔ شیخ غلام رسول موصی خاوند موصیہ بقلم خود
گواہ شد۔ سید محمد علی انسپکٹر بیت المال وصایا بقلم خود۔

نمبر ۲۶۷۲ ۔ منکہ غلام حسین ولد مستری امام الدین قوم لوہار پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال و تاریخ بیعت پیدائشی۔ محلہ کنور گڑھ گوجرانوالہ تحصیل گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ حال وارد ڈاک روڈ سندھ آئی۔ ٹی۔ ایس بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ یکم اپریل ۱۹۳۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری ماہوار آمدنی مبلغ اڑتالیس ۴۸ روپیہ ہے کہ میں وصیت کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمدنی کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بہشتی مقبرہ کو ادا کرتا رہونگا۔ اور اس آمدنی کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر مرنے کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ غلام حسین ولد مستری امام الدین حال ملازم آئی۔ ٹی۔ ایس (بحروف اردو)
گواہ شد۔ عبدالحکیم احمدی کلرک کراچی (بحروف انگریزی)
گواہ شد۔ محمد بخش احمدی پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ کراچی (بحروف انگریزی)

نمبر ۳۴۲۸ - منکہ عالم بی بی زوجہ احمد الدین خیاط - قوم کشمیری پیشہ خیاطت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی - ساکن قادیان ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۳۵ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

(۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی -

(۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے
مہر بصورت زیور مبلغ عہ ۲۰۰ روپے -

العبد - (نشان انگوٹھا) عالم بی بی -
گواہ شد - احمد الدین درزی خاوند موصیہ
گواہ شد - محمد عبد اللہ مولوی فاضل -

نمبر ۴۴۵۱ - منکہ نعمت اللہ خاں ولد چوہدری کرم الٰہی صاحب قوم ڈوگر - پیشہ تبلیغ عمر ۲۲ سال - پیدائشی احمدی - ساکن کھارا ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳۵ ۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں - تنخواہ ۴۵/۰ روپے ماہوار ہے - اور اس کے علاوہ کوئی آمدنی کی صورت نہیں - میں اپنی آمد کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا - موجودہ وقت میں ۱/۱۵ حصہ وضع کیا جاتا ہے - اور اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کرونگا -

نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی -

العبد - نعمت اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
گواہ شد - مرزا برکت علی احمدی کارکن دعوۃ تبلیغ
گواہ شد - اللہ دتا جنرل سکرٹری انصار اللہ

نمبر ۴۴۵۷ - منکہ محمد اسماعیل دیالگڑھی ولد چوہدری حاکم الدین صاحب قوم جٹ - پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی - قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳۵ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں - تنخواہ مبلغ ۴۵/۰ روپے ماہوار ہے - اس کے علاوہ کوئی آمدنی کی صورت نہیں - میں اپنی تنخواہ کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا - موجودہ وقت ۱۵ فیصدی حصہ وضع کیا جاتا ہے - اس کے بعد اگر کمی بیشی ہوگی تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ادا کرونگا -

اور نیز میں اس امر کی بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی -

العبد - محمد اسمٰعیل دیالگڑھی مولوی فاضل

مبلغ سلسلہ عالیہ ۱۲/۳۵ ۱۴
گواہ شد - رشید احمد ارشد - ہیڈ کلرک دفتر دعوۃ و تبلیغ - قادیان
گواہ شد - محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۴۴۶۷ - منکہ مستری اللہ بخش ولد بھولا قوم کمہار پیشہ دکان عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۱۰ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
میری جائیداد اس وقت ایک مکان مالیتی ۱۲۰۰/۰ روپیہ کا محلہ دار الرحمت میں واقع ہے - میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں - میرا گزارہ اس وقت دوکان کی آمد پر ہے - جو کہ ماہوار تخمیناً ۸عہ ہے - اس کے بھی وصیت ۱/۱۰ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا - میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور حصہ کی مالک ہوگی -
اصل مکان کی قیمت ۱۵۰۰/۰ روپیہ ہے اس میں سے ۳۰۰/۰ روپیہ اپنی اہلیہ کو حق مہر میں ادا کرنے ہیں - لہٰذا یہ رقم منہا کی گئی ہے -

العبد - مستری اللہ بخش (نشان انگوٹھا)
گواہ شد - نور الدین پسر موصی مذکور -
گواہ شد - محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان
گواہ شد - محمد اسماعیل کاتب الحروف پسر موصی مذکور

نمبر ۴۴۶۶ - منکہ عبد الحق کاتب ولد حکیم چراغ الدین قوم کھوکھر پیشہ کتابت عمر ۵۳ سال بیعت سنہ ۱۹۰۲ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں - میری ماہوار آمد اوسطاً بیس ۲۰ روپے ہے - میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا - اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائیداد میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد - عبد الحق کاتب از قادیان محلہ دار الرحمت
گواہ شد - نور الحق قادیان محلہ دار الرحمت
گواہ شد - محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان

نمبر ۴۴۶۵ - منکہ مستری دین محمد ولد طالع مند صاحب قوم چغتہ پیشہ معماری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء ساکن پکھو کے مستریاں ڈاکخانہ ڈیرہ بابا نانک تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور - حال وارد قادیان محلہ دار الرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳۵ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
اس وقت میرا سوائے ماہوار آمد کے میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں - میں بذریعہ تحریر ھذا اقرار کرتا ہوں کہ اپنی ماہوار آمد کا جو کہ مبلغ بیس ۲۰ روپیہ ہے ۱/۱۰ حصہ تا زیست صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کو کو ادا کرتا رہونگا - اور انجمن مذکور کو جملہ متروکہ جو میری وفات پر پایا جائے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کا وارث قرار دیتا ہوں -

والسلام

العبد - دین محمد بقلم خود
گواہ شد - محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان ۱۱/۳۵
گواہ شد - عبد المجید دوکاندار محلہ دار الرحمت قادیان

نمبر ۴۴۶۲ - منکہ طالعہ بی بی زوجہ عبد الحمید صاحب قوم جٹ پیشہ × عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۵ء ساکن بھینی بانگر ڈاک خانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳۵ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میری اس وقت کل جائیداد مبلغ ۲۵/۰ روپیہ ہے - اس میں مہر مبلغ یکصد روپیہ شامل ہے جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے - میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصیت کرتی ہوں - میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو - تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی -

العبد - نشان انگوٹھا (طالعہ بی بی)
گواہ شد - عبد الرحمٰن محصل محلہ دار البرکات
گواہ شد - محمود احمد سکرٹری وصایا محلہ دار الرحمت
گواہ شد - عبد المجید بقلم خود خاوند موصیہ

نمبر ۴۴۵۶ - منکہ عبد المالک خاں ولد خان صاحب ذوالفقار علی خاں صاحب قوم صدیقی پیشہ تبلیغ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳۵ ۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -
اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں - تنخواہ ۴۵/۰ روپے ماہوار ہے - اور اس کے علاوہ آمدنی کی کوئی صورت نہیں - میں اپنی آمدنی کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا موجودہ وقت میں ۱/۱۵ حصہ وضع کیا جاتا ہے - اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو حصہ ادا کرونگا -

اور نیز میں اس کی بھی وصیت کرتا ہوں - کہ میرے مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی -

العبد - عبد المالک خاں مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
گواہ شد - محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
گواہ شد - رشید احمد ارشد ہیڈ کلرک دعوۃ و تبلیغ قادیان

نمبر ۴۴۴۳ - منکہ عبد الواحد ولد الحاج محمد ادریس قوم ملایا ساکن تپاتوان تحصیل تپاتوان ضلع خاص بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۳۵ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے - اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمدنی پر ہے - جو مبلغ ۴۵/۰ روپے ماہوار ہے - میں تا زیست اپنی آمد کا حسب شرائط واقفین زندگی حصہ ادا کرتا رہونگا - موجودہ وقت میں ۱/۱۵ وضع کیا جاتا ہے - اس کے بعد اگر کوئی کمی بیشی ہوگی تو اس کے مطابق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حصہ ادا کرتا رہونگا -

اور نیز میں اس امر کی وصیت بھی کرتا ہوں کہ میرے

اگلے ماہوار ایڈیشن کی ابھی سے انتظار کریں

مرنے کے بعد جو میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے ۱/۸ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد ۔ عبدالوحد سماٹری ۱۴؍۲۲ اکتوبر ۱۹۳۵ء
گواہ شد ۔ محمد صدیق بقلم خود ۲۲/۱۰/۳۵
گواہ شد ۔ عبدالرحیم نیر ۲۲/۱۰/۳۵

نمبر ۳۸۹۹ ۔ منکہ شریفن زوجہ کرم الٰہی قوم ارائیں عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن خان پور۔ ڈاک خانہ سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد بصورت مہر مبلغ یکصد پچاس روپیہ اور زیور یکصد پچیس روپیہ کا ہے۔ یعنی کل دو صد پچھتر روپیہ ہوا۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں جو رقم بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کر دوں وہ میرے حصہ وصیت میں شمار کیا جاوے۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام۔

العبد ۔ شریفن موصیہ نشان انگوٹھا
گواہ شد ۔ چوہدری خدا بخش صاحب خسر موصیہ (نشان انگوٹھا)
گواہ چوہدری حسین بخش صاحب امین جماعت احمدیہ خان پور۔
گواہ شد ۔ محمد حسین مبلغ سلسلہ احمدیہ

نمبر ۳۸۹۱ ۔ منکہ رحیمن زوجہ چوہدری حسین بخش صاحب قوم ارائیں ۔ عمر ۳۵ سال بیعت مارچ ۱۹۲۳ء ساکن خانپور تحصیل سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۳/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

کہ میری موجودہ جائیداد مہر مبلغ یک صد روپیہ اور زیورات کی قیمت کل مبلغ یک صد روپیہ ہے۔ یعنی کل رقم مبلغ دو صد روپیہ کی جائیداد ہے جس میں سے میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں جو رقم بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روانہ کروں وہ رقم میرے حصہ وصیت میں شمار کی جایا کرے گی۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد ۔ رحیمن موصیہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد ۔ چوہدری جیوا خاں (نشان انگوٹھا)
گواہ شد ۔ چوہدری حسین بخش خاوند موصیہ (نشان انگوٹھا)
کاتب محمد حسین مہتمم تبلیغ حلقہ انبالہ

نمبر ۳۸۸۸ ۔ منکہ رشیدن بنت چوہدری کرم بخش صاحب ارائیں عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن خان پور تحصیل سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد مہر مبلغ یک صد روپیہ اور زیور مبلغ ۸۰ اسی روپیہ کا ہے۔ جو کل رقم ایک سو اسی ۱۸۰ روپیہ کی جائیداد ہوتی ہے اس میں سے میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور میں جو رقم بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان روانہ کروں وہ رقم میرے حصہ وصیت میں شمار کی جاوے گی۔ اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد ۔ رشیدن موصیہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد ۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود
گواہ شد ۔ سوندے خاں (نشان انگوٹھا)

نمبر ۳۸۸۹ ۔ منکہ جنت بی بی زوجہ چوہدری عبدالکریم قوم آرائیں عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن خان پور تحصیل سرہند ضلع بسی ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۲/۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد مہر حسب ذیل ہے۔ مبلغ دو صد روپیہ اور زیور مبلغ تین صد روپیہ کل میزان مبلغ پانصد روپیہ ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اور جو رقم میں بمد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روانہ کروں وہ رقم میرے حصہ وصیت میں شمار کی جاوے اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ یعنی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی والسلام۔

العبد ۔ جنت بی بی موصیہ (نشان انگوٹھا)
گواہ شد ۔ چوہدری حسین بخش والد موصیہ
گواہ شد ۔ عبدالکریم خاوند موصیہ نشان انگوٹھا
کاتب محمد حسین مہتمم تبلیغ حلقہ انبالہ

نمبر ۴۴۲۶ ۔ منکہ محکم الدین صاحب ولد میاں سلطان محمد صاحب پیشہ پنشنر گورنمنٹ عمر ۷۵ سال ساکن کالا گجراں تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء تحصیل جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱/۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ایک مکان بمعہ بالاخانہ بعمارت پختہ و خام قیمتی دو ہزار روپیہ۔ ۸ گھماں ایک کنال زمین بارانی مزروعہ قسم اوسط و ناقص اس وقت دو ہزار روپیہ کل جائیداد کی قیمت میزان چار ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ مبلغ ۳۸/۰ روپے پنشن پر ہے۔ زمین مذکور کی آمدن اوسط درجہ تخمیناً چالیس روپیہ سالانہ ہوتی ہے تازیست اپنی جائیداد مذکور کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط ۔ تاریخ ۱۱/۱/۳۵

العبد ۔ محکم الدین موصی
گواہ شد ۔ محمد عالم خاں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ریلوے سیکشن کالو وال ضلع جہلم
گواہ شد ۔ خوشی محمد احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ کالا
گواہ شد ۔ موصی نمبر ۲۵۳۰ سکنہ ناگڑیاں ضلع گجرات

نوٹ: (۱) ادائیگی چندہ وصیت ماہ نومبر سے شروع ہوگی۔ محکم الدین۔

نوٹ: (۲) تحریر ہذا کے تخمیناً ۳ گھنٹہ کے بعد خاکسار دل میں دعا کر رہا تھا کہ یا الٰہی یہ میری وصیت تیری بارگاہ میں قبول ہو۔ تو بے اختیار زبان پر فارسی زبان میں یہ الفاظ جاری ہو گئے

(سہ ہر آساں مشو کہ باب رحمت بکشاید)

خاکسار محکم الدین

نمبر ۴۴۳۶ ۔ منکہ امینہ بیگم صاحبہ بنت حافظ محمد امین صاحب قوم آوان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۱۱/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پچاس روپے تنخواہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد ۔ امینہ بیگم بقلم خود معلمہ
نصرت ہائی سکول قادیان
گواہ شد ۔ عطاء الرحمٰن بقلم خود کلرک
نظارت بیت المال قادیان
گواہ شد ۔ ملک عبدالحق بقلم خود سکرٹری
تعلیم و تربیت محلہ ناصر آباد قادیان۔

نمبر ۳۹۸۴ ۔ منکہ عبداللہ خاں ولد نگیا خاں قوم راجپوت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ مزدوری وغیرہ پر ہے۔ میں آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میری آمدنی ۱۰ روپیہ ماہوار ہے۔

العبد ۔ عبداللہ خاں بقلم خود
گواہ شد ۔ کرم داد خاں انسپکٹر وصایا دار الفضل
گواہ شد ۔ میاں مہنگا دوکاندار قادیان

نمبر ۴۴۲۹ ۔ منکہ حسن بی بی بیوہ غلام رسول بنت نظام الدین صاحب قوم کشمیری بھٹی پیدائشی احمدی ساکن بوپریوالہ ڈاک خانہ سوہدرہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۸/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

اگلے ماہ سالانہ ایڈیشن کی ابھی سے انتظار کریں

ایک مکان پختہ واقعہ لوبریوالہ کا ۱/۸ حصہ قیمتی ۶۰/۰ روپیہ ایک کنٹھہ طلائی قیمتی ۶۰/۰ روپیہ۔ چوڑیاں نقرائی چھ عدد قیمتی ۵/۰/۰ روپیہ مرکیا طلائی دو عدد قیمتی ۵/۰ روپیہ۔ نقد موجود مبلغ ۲۰/۰ روپیہ۔

(۲) اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی قیمت ۱۵۰/۰ روپے ہے۔

(۳) اس وقت میں بیوہ ہوں۔ آمدنی کی کوئی صورت نہیں رکھتی۔

(۴) میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۵) اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو۔ یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط مورخہ یکم اگست ۱۹۳۵ء

العبد۔ حسن بی بی بیوہ غلام رسول
دفتر نظام الدین (موصیہ)

گواہ شد۔ عنایت اللہ ولد نظام الدین کشمیری بقلم خود

گواہ شد۔ محمد یوسف ولد غلام رسول بقلم خود۔ سکنہ لوبریوالہ پسر موصیہ

کاتب عزیز احمد بقلم خود

نمبر ۴۳۹۷ ۔ منکہ خان محمد ولد وزیر خاں صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۶۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن لوبیری والہ ڈاکخانہ وزیر آباد تحصیل خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۸ ۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت اراضی للعہ کنال واقعہ موضع لوبیری والہ قیمتی ۵۰/۰ روپیہ۔ اور لہ کنال واقعہ مانسے والہ قیمتی ۱۱۰۰/۰ روپیہ۔ صہ کنال واقعہ موضع شادی وال قیمتی ۶۵۰/۰ روپیہ ایک مکان سکونتی معہ بیٹھک واقعہ موضع لوبیری والہ قیمتی ۱۴۰۰/۰ روپیہ۔ ایک کنال زمین سفید واقعہ قادیان محلہ دارالرحمت قیمت ۲۵۰/۰ روپیہ کل جائیداد ۲۷۶۵/۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

اس کے سوا میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

علاوہ ازیں میں ۵۰/۰ روپے ماہوار پاتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر کوئی بعد وصیت جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو وہ رقم منہا ہوگی۔
مورخہ ۱۸ جون ۱۹۳۵ء

العبد۔ خان محمد ولد وزیر خاں قوم جٹ وڑائچ ساکن لوبیری والہ۔ تحصیل وزیر آباد۔ بقلم خود

گواہ شد۔ نور محمد ولد بہادر علی قوم راجپوت ساکن پاک پٹن۔ ضلع منٹگمری۔ کاتب و گواہ

گواہ شد۔ غلام احمد خاں ولد نتھے خاں راجپوت ایڈووکیٹ۔ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور۔

نمبر ۴۳۹۶ ۔ منکہ سید بی بی زوجہ خان محمد صاحب قوم جٹ چیٹھ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت فروری ۱۹۰۹ء ساکن لوبریوالہ ڈاکخانہ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۸ ۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری جائیداد صرف زیورات مالیتی ۳۰۰/۰ روپیہ ہے۔ اور اس کے سوا کوئی جائیداد نہیں۔ میں تین سو روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں اس جائیداد میں سے کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو اس کی رسید حاصل کر لونگی۔ جو اصل سے منہا ہوگی۔

میرے مرنے کے وقت اگر اس جائیداد سے بڑھ جائے تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ دینے کی ذمہ وار ہونگی۔

العبد۔ نشان انگوٹھا سید بی بی موصیہ

گواہ شد۔ نور محمد ولد بہادر علی قوم راجپوت کاتب ساکن پاک پٹن۔

گواہ شد۔ غلام احمد خاں ولد نتھے خاں راجپوت سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

گواہ شد۔ خان محمد ولد وزیر خاں قوم جٹ وڑائچ۔ ساکن لوبریوالہ تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔ خاوند مسماۃ سید بی بی موصیہ۔ بقلم خود۔

نمبر ۴۴۱۲ ۔ منکہ لعل دین احمد صاحب ولد میاں محمد الدین صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن سیالکوٹ حال کمپالہ۔ ڈاکخانہ کمپالہ یوگنڈا ملک مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۱ ۷/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔

(۱) ایک مکان پختہ واقعہ کمپالہ۔ قیمتی ۱۳۰۰۰ شلنگ (تیرہ ہزار)

(۲) ۱۵ اپر ٹوسٹو کمپالہ یوگنڈا کے ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں۔

(۳) ایک ۷۰۰/۰ شلنگ کا پوری رقم ادا کیا ہوا فاسڈی بانڈ واقعہ نیوزی لینڈ۔

میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی روپیہ اس جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائیگا۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری اگر کوئی جائیداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مقررہ نہیں۔ بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ اس وقت اوسطاً ۹۰۰/۰ شلنگ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں۔ فقط

العبد۔ لعل دین احمد احمدی بقلم خود
۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء۔ کمپالہ یوگنڈہ
برٹش ایسٹ افریقہ۔

گواہ شد۔ ملک نصر اللہ خان ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء

گواہ شد۔ مبارک احمد احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء۔ کمپالہ مشرقی افریقہ

نمبر ۴۴۷۴ ۔ منکہ چراغ الدین صاحب ولد نظام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی حال کمپالہ یوگنڈا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶ ۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں البتہ ایک ہزار شلنگ نقد میرے پاس جمع ہیں۔ جن کے ۱/۱۰ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۱۵۰/۰ شلنگ ماہوار ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۱۰۰/۰ شلنگ میں یکمشت نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بوساطت محاسب یوگنڈا داخل کر دیا ہے جو کہ ایک ہزار شلنگ کا دسواں حصہ ہے۔ اور اپنا ماہوار آمد کا دسواں حصہ خدا تعالےٰ کے فضل سے ماہوار ادا کرتا رہونگا۔

العبد۔ چوہدری چراغ الدین احمدی
پوسٹل ڈاک کمپالہ یوگنڈا

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ۔ حال کمپالہ

گواہ شد۔ ملک نصر اللہ خاں احمدی کمپالہ ۲۶ ۶/۳۵

نمبر ۴۴۱۱ ۔ منکہ فیروز بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ × عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن کمپالہ ڈاکخانہ پوسٹ بکس نمبر ۲۹۴ کمپالہ یوگنڈا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۸ ۷/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

(۱) زیور طلائی ۱۶ تولہ

(۲) مہر ۸۰۰/۰ شلنگ (پانصد روپیہ)

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں۔ میں اس مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس میں سے پچاس روپے (۵۰) یعنی ۸۰/۰ شلنگ اس وقت ادا کرتی ہوں۔

اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی مزید جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد۔ فیروز بیگم۔

گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد صاحب احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ ۸ ۷/۳۵ کمپالہ

گواہ شد۔ لعل دین احمد احمدی خاوند موصیہ کمپالہ یوگنڈہ

نمبر ۴۴۷۲ ۔ منکہ محمد شریف صاحب ولد منشی اللہ بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حال کمپالہ مشرقی افریقہ یوگنڈہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۶ ۶/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(باقی صفحہ ۲۰ پر دیکھیں)

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپ کر دفتر اخبار الحکم واقعہ تراب منزل قادیان سے شائع ہوا۔

ریویو کا عید نمبر

اگر قارئین کرام اس مہینہ میں کوشش کر کے ہمیں ۵۰۰ نئے خریدار مہیا کر دیں تو نہ صرف وہ ایسا کرنے سے حضرت مسیح موعودؑ کے فرامین فرمودہ کو پورا کر کے ثواب کے مستحق ٹھہریں گے۔ بلکہ ہمیں بھی اس قابل بنا دینگے کہ ہم ان کی خدمت میں اس سال ریویو اردو کا عید نمبر پیش کریں۔ یہ عید نمبر علمائے سلسلہ کے گرانقدر مذہبی۔ علمی اور ادبی مضامین کا مرقع ہوگا۔ اور کوشش کی جائیگی کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اس کیلئے کوئی مضمون مرحمت فرمائیں۔ امید ہے کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ تعاون کرینگے۔ نیز علمائے کرام سے توقع ہے کہ وہ مضامین ابھی سے لکھنا شروع کر دیں گے۔

خاکسار۔ مولوی نورالدین بی۔ اے۔ قائم مقام مینجر

احمدی حجاج کے آرام کیلئے

ہم نے احمدی حجاج کے حج کے لئے اس دفعہ خاص انتظام کیا ہے۔ جو احباب اس سال حج پر جانا چاہیں۔ وہ مجھ سے یا مینجر صاحب اخبار "سالار" ڈنکن روڈ نمبر ۲۲۵ سے خط و کتابت کریں۔ والسلام

(خاکسار محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان)

(۱) میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ (۲) میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ایک سو شلنگ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ والسلام

العبد۔ محمد شریف۔ گواہ شد۔ لعل دین احمد احمدی میڈیکل پریکٹیشنر کمپالہ یوگنڈہ۔ مشرقی افریقہ۔ گواہ شد۔ شیخ مبارک احمد احمدی عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ ۲۶/۵/۳۵ حال کمپالہ

نمبر ۳۹۱۳۔ منکہ شیر محمد ولد الٰہی بخش صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۰۹ء ساکن اصل لاہور اندرون موچی دروازہ نواں محلہ حال ولیسٹ آسٹریلیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۶/۱/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک مکان قیمت پانچ ہزار روپیہ۔ ایک موٹر کار قیمت پانچ صد روپیہ۔ تجارتی مال پانچ صد روپیہ۔ کل جائیداد چھ ہزار کی ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

موتیا بند کی دوا

موتیا بند کی بیماری میں چند سال تک پانی پکنے کا انتظار کرنے کے بعد بذریعہ عمل جراحی آنکھ سے پانی نکلوانے پر دیکھنے لگا۔ تو دوبارہ دنیا کی سیر کر لو۔ اور اگر آنکھ بگڑ گئی۔ تو زندگی کی تمام امیدوں پر پانی پھر گیا۔

یہ دوا خاص جڑی بوٹیوں کے مجموعہ سے طیار کی گئی ہے۔ جو موتیا کی بیماری کے واسطے از حد مفید ہے۔ چند روز کے استعمال سے یہ دوا اپنا اثر دکھلانے لگتی ہے۔

نیز موتیا بند کی وہ آنکھیں جو بن چکی ہیں۔ ان میں اکثر جلن۔ دھندلا پن یا آنکھ کے ڈھیلوں میں درد رہتا ہے۔ ان مریضوں کے واسطے بھی فائدہ مند ہے

قیمت ایک شیشی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ عہ۔ تین شیشیوں کا سٹ سے

خرچہ وی پی و پیکنگ بذمہ خریدار۔

ملنے کا پتہ

آنکھوں کا ہسپتال قادیان (پنجاب)

دفتر الحکم کے ضروری اعلانات

(۱) اس سال یہ اہتمام کیا گیا ہے۔ کہ ہر چوتھے ہفتے ایک ماہوار ایڈیشن شائع کیا جائیگا۔ جو ۱۶ صفحات پر شائع ہوگا چونکہ الحکم کے فنڈز میں اسقدر گنجائش نہیں ہے۔ کہ وہ کسی جدید بوجھ کو برداشت کرے۔ اس لئے ہر مہینے کا تیسرا پرچہ صرف آٹھ صفحے کا ہوا کریگا اور چوتھا سولہ کا۔

(۲) جنوری میں چونکہ تین پرچے نکلیں گے۔ اس لئے ۱۲ جنوری کا آٹھ صفحے کا ہوگا۔ اور ۲۸ جنوی کا ۱۶ صفحات کا۔

(۳) ماہوار ایڈیشن میں کیا ہوگا۔ وہ خود بتلائے گا۔

(۴) معاونین و انصار کو سال جدید کے وی پی جاری کر دئے گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ وہ وصول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ (۵) بقایا داران سے بھی ان کے بقایوں کا مطالبہ شروع کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے۔ کہ وہ بھی سلسلہ کی عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے بقایاجات صاف فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

محمود احمد عرفانی

العبد۔ شیر محمد موصی مذکور دستخط اردو و انگریزی۔ گواہ شد۔ محمد حسن صوفی بن حاجی موسیٰ خا

نمبر ۴۴۴۷۔ منکہ محمد صادق ولد محمد طفیل صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن قادیان محلہ دار الانوار ضلع گورداسپور بقائمی ہوش حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۴/۱۲/۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری تنخواہ اس وقت دس روپے ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد۔ محمد صادق بقلم خود۔ کارکن نظارت کار خاص ۴-۱۲-۳۵

گواہ شد۔ خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہاسپٹل قادیان ۴-۱۲-۳۵

گواہ شد۔ برکت اللہ احمدی پوسٹل کلرک حال قادیان

اگلے ماہوار ایڈیشن کا ابھی سے انتظار کریں

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمود احمد عرفانی پرنٹر و پبلشر چھپکر دفتر الحکم واقع تراب منزل قادیان سے شائع ہوا۔